عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۸ | ۸تا۱۴/ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ مطابق یکم تا ۷ جولائی ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۲۵

حدیثِ نبوی کی عظمت و اہمیّت

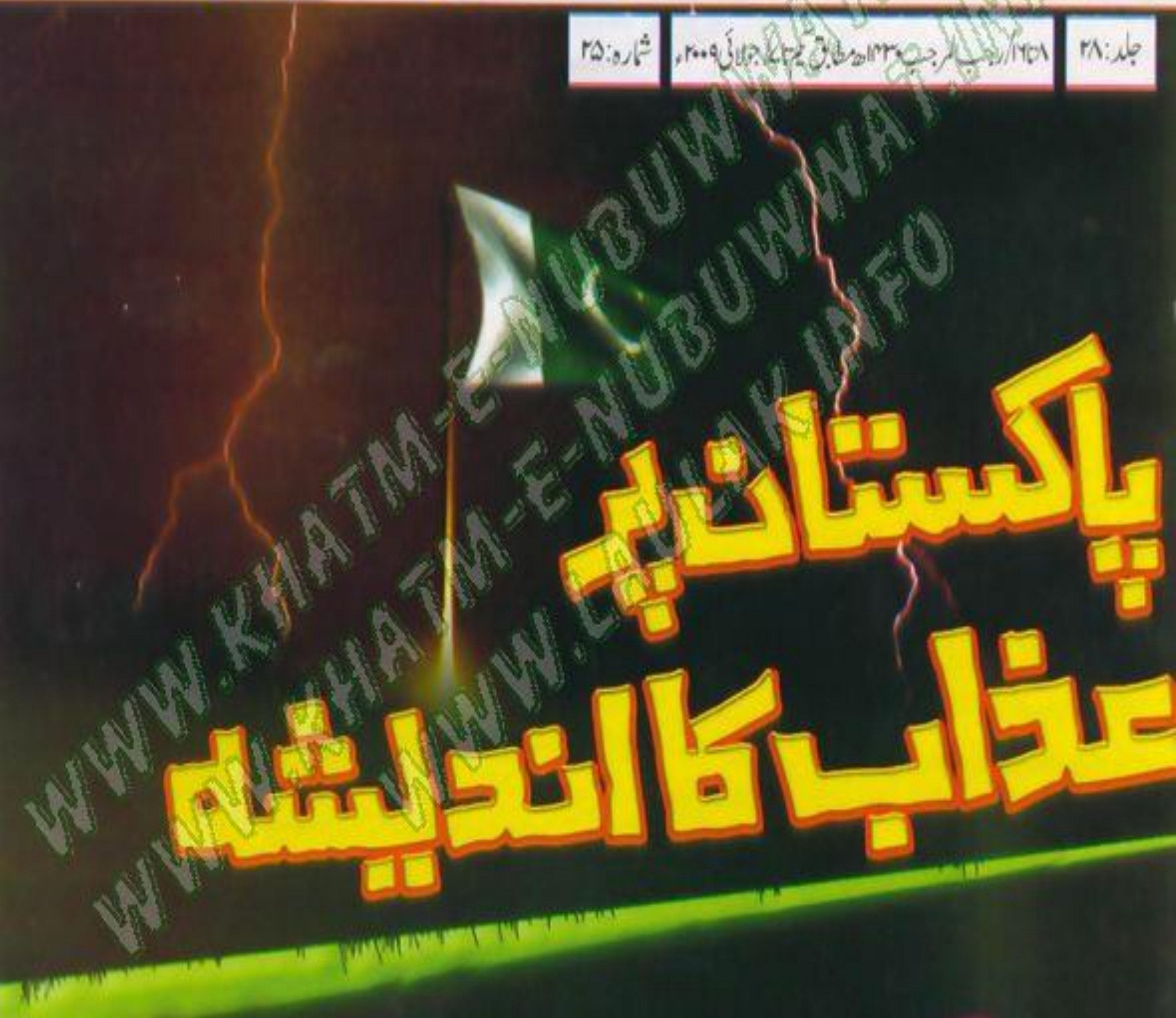

پاکستان پر عذاب کا اندیشہ

دستورِ پاکستان، قادیانیت اور نذیر ناجی

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

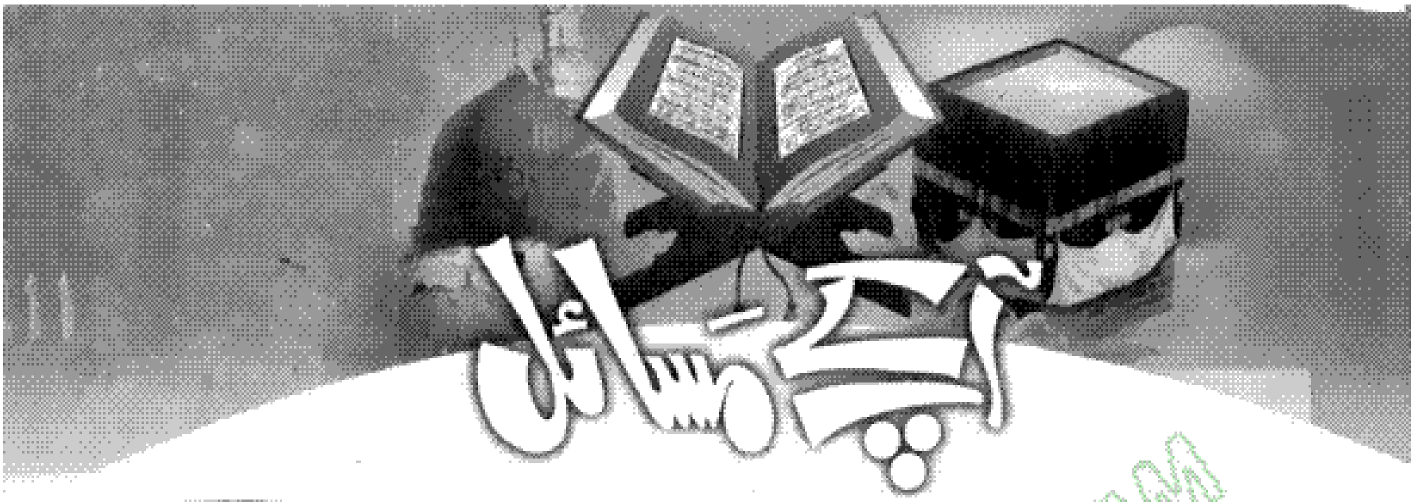

ماں سے بدظن کرنے کا شیطانی حربہ

عبداللہ خان، اٹک

س:...... ایک عورت عنفوانِ شباب میں جبکہ وہ پانچ بچوں کی ماں ہو اور خاوند بسلسلہ روزگار گھر سے باہر ہو، غیر مرد سے تعلق قائم کرلے، اس دوران اس کا نو دس سالہ بیٹا اسے غیر مرد کے ساتھ دیکھ لے تو یقینی بات ہے کہ بچہ اپنی ماں سے بددل ہوجائے گا، وہ بچہ جوان ہوا مگر اپنی ماں کے بارے میں نفرت دل سے کوشش کے باوجود نہ نکال سکا، ظاہری طور پر تو وہ ماں کی عزت بھی کرتا ہے، مگر دل سے نفرت کرتا ہے، ایسی صورت میں بچے پر گناہ لازم ہوگا؟ یا والدہ پر؟ شرعی طور پر بچے کو کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے تاکہ بچہ اپنی والدہ کی طرف سے اپنا دل صاف کرکے مطمئن ہوسکے۔

ج:...... اس بچے کو اپنی والدہ محترمہ کے بارہ میں پاکیزہ تصور و احساسات رکھنے چاہئیں، اور یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کی ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے، اور یہ سمجھنا چاہئے کہ کچھ بھی ہو وہ اس کائنات میں اپنی ماں کی برکت سے آیا ہے، اور اس کی ماں نے اس کے لئے جس قدر محنت و مشقت اٹھائی ہے اس کی ایک جھلک قرآن کریم نے یوں بیان فرمائی ہے: ”اس کی ماں نے اس کو نہایت تکلیف کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور نہایت تکلیف سے جنا اور پورے دو سال تک دودھ پلایا“ یعنی خون جگر پلا پلا کر جوان کیا۔

نیز اس کو سوچنا اور یقین کرنا چاہئے کہ یہ شیطان کی چال ہے، چنانچہ وہ اس کی عاقبت برباد کرنے کے لئے اس کو اپنی ماں سے بدظن کرکے دور کرنا چاہتا ہے۔ اسی طرح اس کو یہ بھی سوچنا چاہئے کہ اگر بالفرض اس کی ماں سے کوئی کوتاہی ہوئی بھی ہوگی تو اس نے توبہ کرلی ہوگی اور توبہ سے تو اللہ تعالیٰ سو قتل کے گناہ کو بھی معاف فرمادیتے ہیں۔

قیامت کے دن مظلوم، ظالم کو پہچان لے گا

راشد حمید، راولپنڈی

س:...... غیبت کرنا ویسے تو گناہ ہے مگر اگر کوئی شخص دوسرے سے کسی اور کے بارے میں پوچھے کہ اس نے کیا کہا تھا یا کیا تھا؟ اس کو جواب دینا بھی غیبت میں شمار ہے یا نہیں؟

ج:...... جی ہاں کسی کی بچ بچ کی برائی، بری عادت، برے اخلاق، برے اعمال کو دوسروں کے سامنے بیان کرنا غیبت ہے۔

س:...... قیامت کے دن سب کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، اگر کسی شخص نے دوسرے سے دنیا میں کوئی زیادتی کی یا اس کا حق تلف کیا تو قیامت کے دن دوسرا شخص پہلے کو پہچان سکے گا یا نہیں؟ اور کیا اس کی حق تلفی کے بدلے میں ملنے والی سزا کو دیکھ سکے گا یا نہیں؟

مولانا سعید احمد جلال پوری

ج:...... جی ہاں مظلوم ظالم کو پہچان لے گا بلکہ جب اعلان ہوگا کہ فلاں بن فلاں کا حساب ہونے لگا ہے، اس سے جس جس نے کچھ لینا ہو، یا جس کا اس پر کوئی حق ہو وہ آکر اپنا حق وصول کرے تو اصحابِ حقوق پہنچ جائیں گے اور اپنا دعویٰ کرکے اپنا حق وصول کریں گے۔

س:...... ہمارے گھر کے قریب ایک صاحب رہتے ہیں، پہلے ہمارے ان سے اچھے تعلقات تھے مگر چھوٹی سی بات پر ہمارے بزرگوں نے ان سے لڑائی کی جبکہ غلطی ان لوگوں کی نہیں تھی اور عمر میں وہ ابو سے بھی بڑے ہیں، اب ہم سب ان سے بات نہیں کرتے، نہ ہی وہ لوگ کبھی ہم سے بات کرتے ہیں، یہاں تک کہ اگر راہ چلتے آمنا سامنا ہوجائے تو راستہ بھی بدل لیا جاتا ہے، اور یہ عمل بھی دونوں طرف سے ہوتا ہے، اس قطع تعلق کا گناہ کس کس کو ہوگا اور اس کے لئے ہم بچوں کو کیا کرنا چاہئے؟

ج:...... اگر دونوں نے قطع تعلق کا قصد کیا ہے تو گناہ دونوں کو ہوگا اور اگر کوئی اس گناہ سے بچنا چاہے تو پہل کرکے سلام و کلام کرے، اگر دوسرے فریق نے بھی انہیں جذبات کا اظہار کیا تو دونوں گناہ سے بچ جائیں گے، ورنہ کم از کم پہل کرنے والا اس گناہ سے بچ جائے گا۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مجلس ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۸ ۱۴۳۸/رجب المرجب ۱۴۳۰ھ مطابق کیم تا ۷/ جولائی ۲۰۰۹ء شمارہ: ۲۵

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

جوہری ہتھیاروں پر قبضے کا پروگرام	۵	اداریہ
پاکستان پر طالبان کا اندیشہ	۷	مفتی منیر احمد اخون
دستور پاکستان، قادیانیت اور جناب نذیر ناجی	۱۳	شکیل عثمانی
حدیث نبوی کی عظمت و اہمیت	۱۷	مولانا عبداللہ عباس ندوی
مرزا قادیانی کے رنگ و انداز (۲)	۱۹	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35.Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

درسِ حدیث — گزشتہ سے پیوستہ

دنیا سے بے رغبتی

ریا اور دِکھلاوے کی مذمت

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

”عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ شفی الاصحی نے ان سے بیان کیا کہ وہ مدینہ طیبہ گئے تو ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس پر جمع ہو رہے ہیں، انہوں نے دریافت کیا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ ان کو بتایا گیا کہ یہ حضرت ابوہریرہ ہیں۔ شفی کہتے ہیں کہ: یہ سن کر میں آپ کے قریب ہوا، یہاں تک کہ آپ کے سامنے بیٹھ گیا، وہ اس وقت لوگوں سے احادیث بیان کر رہے تھے، جب اس سے فارغ ہوئے اور تنہائی ہوئی تو میں نے ان سے عرض کیا کہ: میں حق کا واسطہ دے کر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی ہو اور اس کو خوب سمجھا اور جانا ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا ہی کروں گا، تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھ سے ارشاد فرمائی تھی اور جسے میں نے خوب سمجھا اور خوب جان رکھا ہے۔ یہ کہہ کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہوگئے، تھوڑی دیر بعد ہوش آیا تو فرمانے لگے: ہاں! میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مکان میں خود مجھ سے ارشاد فرمائی تھی اور میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اس مکان میں کوئی تیسرا آدمی نہیں تھا۔ یہ کہہ کر پھر ایک زور کی چیخ ماری اور بے ہوگئے، ہوش آیا تو چہرہ صاف کیا اور فرمانے لگے: جی ہاں! میں ایسا ہی کروں گا، میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کروں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھ سے ارشاد فرمائی تھی، میں اور آپ اس مکان میں تنہا تھے، میرے اور آپ کے سوا ہمارے ساتھ کوئی تیسرا آدمی نہیں تھا۔ یہ کہہ کر پھر ایک سخت چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر منہ کے بل گرنے لگے، میں نے جلدی سے ان کو سنبھالا، دیر تک ان کو ٹیک دلائے بیٹھا رہا، دیر کے بعد ہوش آیا تو فرمانے لگے: مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث ارشاد فرمائی تھی کہ: جب قیامت کا دن ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائیں گے، اس وقت ہر اُمت گھٹنوں کے بل گری ہوگی، پس سب سے پہلے تین آدمیوں کی پیشی ہوگی، ایک وہ شخص جس نے قرآن کریم جمع کیا تھا (یعنی قرآن کریم کا حافظ و قاری تھا)، اور ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہوا تھا، اور ایک وہ شخص جو بہت مال دار تھا (اور مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کیا کرتا تھا)۔

اللہ تعالیٰ قاری سے فرمائیں گے: کیا میں نے تجھے اپنی اس کتاب کا علم نہیں دیا تھا، جو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تھی؟ وہ عرض کرے گا: بے شک اے رب! ارشاد ہوگا: پھر تو نے اپنے علم کے مطابق کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں رات اور دن نماز میں اس کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو جھوٹ بکتا ہے! اور فرشتے بھی کہیں گے کہ تو جھوٹ کہتا ہے! اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ: (تو میری رضا کے لئے تلاوت نہیں کرتا تھا بلکہ) تو یہ چاہتا تھا کہ تجھے قاری کہا جائے، سو کہا جاچکا۔

اور مال دار کو لایا جائے گا، اس سے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا میں نے تجھے مال و دولت میں وسعت نہیں دی تھی؟ اور تجھے ایسا مستغنی نہیں کردیا تھا کہ تو کسی کا محتاج نہیں تھا؟ وہ عرض کرے گا: بے شک اے رَبّ! ارشاد ہوگا: پھر میں نے جو کچھ تجھے دیا تھا، تو نے اس میں کیا کردار ادا کیا؟ وہ کہے گا کہ: میں صلہ رحمی کرتا تھا، اور صدقہ و خیرات کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو جھوٹ بکتا ہے! اور فرشتے بھی کہیں گے کہ: تو جھوٹ کہتا ہے! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ: (تو نے صدقہ و خیرات میری رضا و خوشنودی کے لئے نہیں کیا بلکہ) تو نے یہ چاہا کہ لوگ یہ کہیں کہ فلاں بڑا سخی ہے، سو یہ کہا جاچکا۔

اور اس شخص کو لایا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہوا تھا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ: تو کس لئے قتل ہوا؟ وہ عرض کرے گا: یا اللہ! آپ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے کا حکم فرمایا تھا، پس میں نے کافروں سے جنگ کی، یہاں تک کہ میں قتل ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو جھوٹ بکتا ہے! اور فرشتے بھی کہیں گے: تو جھوٹ کہتا ہے! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: (تو نے میری رضا و خوشنودی کے لئے جنگ نہیں لڑی بلکہ) تو نے یہ چاہا ہے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص بڑا بہادر ہے، سو کہا جاچکا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے ابوہریرہ! یہ تین آدمی اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے پہلے ہوں گے جن پر قیامت کے دن دوزخ کی آگ بھڑکے گی۔

ولید ابوعثمان مدائنی کہتے ہیں کہ: مجھے عقبہ بن عامر نے بتایا کہ: شفی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ حدیث خود ان سے بیان کی تھی، ابوعثمان کہتے ہیں کہ: مجھے علاء بن حکیم نے بتایا کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے شمشیر زن (جلاد) تھے، وہ کہتے ہیں کہ: ایک شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا، اور اس نے ابوہریرہؓ کی یہ حدیث ان سے بیان کی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سن کر فرمایا: جب ان تین شخصوں کے ساتھ یہ ہوا تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا...! یہ کہہ کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اتنی شدت سے روئے کہ ہمیں خیال ہوا کہ آپ کی رُوح قبض ہوگئی، اور ہم نے کہا کہ: یہ شخص بڑے شر کا باعث ہوا۔ دیر کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا، اپنا چہرہ صاف کیا، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بالکل سچ ہے۔“ (ترمذی ج:۲ ص:۶۱)

اداریہ

جوہری ہتھیاروں پر قبضہ کا پروگرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

امریکا، بھارت اور اسرائیل کی مشترکہ حکمت عملی سے پاکستان داخلی اور خارجی طور پر گھمبیر مسائل سے دوچار ہے۔ سرحدی علاقوں مالاکنڈ، دیر، سوات اور وزیرستان میں فوجی آپریشن "راہ راست" تاحال جاری ہے۔ وہاں کی بے گناہ اور معصوم عوام انتہائی اذیت ناک حالات سے گزر رہی ہے۔ تقریباً ۳۰ لاکھ متاثرین اپنا گھربار، کاروبار، کھڑی فصلیں اور باغات چھوڑ کر بے یارومددگار اور کسمپرسی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔ آئے دن ان مجبوروں اور بے کسوں کے دل دوز واقعات اخبارات میں چھپتے رہتے ہیں، جن کو پڑھ کر ہی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، جن لوگوں کے سروں پر یہ قیامت گزر رہی ہے، جو جنت ارضی سے نکل کر دربدر کی ٹھوکریں کھاتے اور خیمہ بستیوں میں پناہ لئے دو وقت کی روٹی کے محتاج ہیں، ان کے درد و کرب کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟ وہاں کی عوام میں حکمرانوں، فوج اور عسکریت پسندوں کے خلاف شدید نفرت جنم لے رہی ہے، یہ ساری صورت حال امریکا اور اس کے ایجنٹوں کی منصوبہ بندی اور حکمت عملی کا شاخسانہ ہے، اس کا فائدہ بھی امریکا اور اس کے حواری سمیٹ رہے ہیں، پاکستانی فورسز اپنے ہی لوگوں پر گولہ بارود برسا کر امریکی مفادات کی تکمیل میں مصروف ہیں۔

امریکا اور برطانیہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں بڑی شدومد سے پروپیگنڈا جاری رکھے ہوئے ہے اور دنیا کو ڈرایا جارہا ہے کہ پاکستان کے جوہری ہتھیار انتہاپسندوں کے ہاتھ لگنے کا اندیشہ ہے، اس اندیشہ سے نمٹنے کے لئے امریکا نے مکمل تیاری کر رکھی ہے۔ مشہور ٹی وی چینل کی رپورٹ کے مطابق امریکا کی افغانستان میں موجود جوائنٹ اسپیشل آپریشنز کمانڈ یہ خدمت انجام دے گی جس کا ہیڈ کوارٹر فورٹ بریگ این سی میں واقع ہے۔ اس مرکزی اسکواڈ کے یونٹ اس وقت افغانستان میں پاکستان کی مغربی سرحد پر مصروف عمل ہیں۔ اس اسکواڈ کا مشن جوہری ہتھیاروں پر قبضہ کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے جے ایس او سی کے اہلکاروں کو نیواڈا میں تربیت دی گئی ہے، رپورٹ کے مطابق یہ اسکواڈ صدر اوباما کے حکم کا منتظر ہے، امریکی صدر خود بھی کئی بار اس کا اظہار کرچکے ہیں کہ پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کو کوئی خطرہ درپیش ہوا تو ہمارے پاس سارے آپشن موجود ہیں۔

دراصل امریکا قبائلی علاقوں میں افواج پاکستان کو الجھا کر اسے کمزور کرنا چاہتا ہے تاکہ پاکستان معاشی اور دفاعی طور پر عدم استحکام کا شکار ہو کر اپنے جوہری ہتھیاروں سے دستبرداری کا اعلان کردے، پاکستانی فورسز جہاں مغربی سرحدوں اور سوات کے علاقوں میں مصروف ہیں، وہاں ۲۰ لاکھ متاثرین کی ذمہ داری بھی پوری کرنا پڑ رہی ہے۔ ان گھمبیر مسائل میں الجھا کر اس بات کا انتظار کیا جارہا ہے کہ فوج انتہاپسندوں کے خلاف ناکام ہوجائے تاکہ غیر ملکی افواج کو اتارنے کا جواز مہیا کیا جاسکے۔

اسلام دشمنوں نے اسلام، مسلمان، دینی اداروں، علمائے کرام اور دین دار مسلمانوں کے خلاف غیر ملکی میڈیا اور ’’بعض اپنوں‘‘ کے ذریعے پروپیگنڈا مہم شروع کر رکھی ہے اور اہل وطن کو علمائے کرام، مشائخ، مسجد، مدارس اور مجاہدین سے بدظن اور متنفر کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہوا ہے۔ ان پریشان کن حالات میں دینی اور مذہبی سیاسی قیادت کو اپنا بھرپور کردار کرنا چاہئے، بڑے بڑے سیاسی اور مذہبی راہنماؤں پر مشتمل ایک ایسا جرگہ تشکیل دیا جائے جو اس قضیہ کا متفقہ اور مفید حل پیش کرے، یہ جرگہ عسکریت پسندوں اور حکومت کے مابین مذاکرات کا اہتمام کرے تاکہ وزیرستان سے لے کر سوات تک لگی آگ کو بجھایا جاسکے، ملک بھر کی عوام جو اس بے یقینی کی آگ کے انگاروں پر لوٹ رہی ہے، اس صورت حال سے نجات پائے اور ۳۰ لاکھ متاثرین باعزت طور پر اپنے گھر بار کی طرف لوٹ سکیں، ہم ارباب اقتدار سے بھی عرض کریں گے کہ دشمنوں کی چالوں کو سمجھیں اور دنیا بھر میں امداد کے لئے کشکول لے کر گھومنے کی بجائے اپنے گھر کی آگ پر قابو پائیں تاکہ عوام سکھ کا سانس لیں اور ملک وقوم ترقی کی راہ پر گامزن ہوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

خاتم النبیین کا صحیح معنی

مرزا غلام احمد قادیانی کی کئی عبارات سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ دعویٰ نبوت سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی بھی خاتم النبیین کے معنی وہی سمجھتا تھا جو چودہ صدیوں سے تمام دنیا کے مسلمان سمجھتے چلے آئے ہیں، جسے مرزا غلام قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتا ہے کہ قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ (ازالہ اوہام ص ۷۶۱ روحانی خزائن ص ۵۱۱ ج:۳)

’’اور دعویٰ نبوت کے بعد مرزا قادیانی خاتم النبیین کے دوسرے معنی بیان کرتا ہے جس کی بنا پر نبوت کا جاری ہونا ضروری ہوگیا‘ اور بقول مرزا جس مذہب میں وحی نبوت نہ ہو وہ شیطانی اور لعنتی مذہب کہلانے کا مستحق ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۳۰۶‘ ج:۲۱)

’’جو شخص یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا‘ وہ دین‘ دین نہیں اور نہ وہ نبی نبی ہے۔‘‘

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:۳۰۶‘ ج:ص ۲۱)

اب سوال یہ ہے کہ خاتم النبیین کے کون سے معنی صحیح ہیں‘ پس اگر خاتم النبیین کے جدید معنی صحیح ہیں تو یہ لازم آئے گا کہ چودہ صدیوں میں جس قدر بھی مسلمان گزر چکے وہ سب کافر اور بے ایمان مرے‘ گویا کہ عہد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر اس وقت تک تمام امت کفر پر گزری اور دعویٰ نبوت سے پہلے خود مرزا صاحب بھی جب تک اسی سابقہ عقیدہ پر رہے‘ تو وہ خود کافر رہے اور پچاس برس تک جملہ آیات واحادیث کا مطلب بھی غلط سمجھتے رہے اور تمام امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص تمام امت کی تکفیر و تذلیل کرتا‘ اور احمق و جاہل قرار دیتا ہو وہ بالاجماع کافر اور گمراہ ہے‘ لہٰذا مرزا قادیانی بالاجماع کافر اور گمراہ ٹھہرا‘ اور اگر خاتم النبیین کے پہلے معنی صحیح ہیں جو تمام امت نے سمجھے اور مرزا صاحب بھی دعویٰ نبوت سے پہلے وہی سمجھتے تھے تو لازم آئے گا کہ پہلے لوگ تو سب مسلمان ہوئے اور مرزا صاحب دعویٰ نبوت کے بعد سابق عقیدہ کے بدل جانے کی وجہ سے خود اپنے اقرار سے کافر اور مرتد ہوگئے، اب مرزائی خود بتائیں کہ وہ کون سا معنی کرنا پسند کریں گے؟ (مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

پاکستان پر عذاب کا اندیشہ

مفتی منیر احمد اخون بحال مقیم نیویارک

نیویارک ٹائم کے مطابق ۲۷/مئی کی صبح گیارہ سے بارہ بجے کے درمیان احقر کو کراچی سے ہمارے ایک دوست طارق گلزار کا ایس ایم ایس پیغام ملا کہ حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی (دامت برکاتہم) نے اپنے ہفتہ واری بیان میں کسی بزرگ کے حوالے سے ایک خواب بیان فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ فرمائی ہے کہ پاکستان پر عذاب آنے کا اندیشہ ہے، کثرت سے سورۂ شمس کی تلاوت کی جائے... احقر نے پھر براہ راست انٹرنیٹ پر بھی مولانا موصوف کی زبانی یہ پیغام سنا تو دل کانپ اٹھا اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور عجیب سی دہشت محسوس ہونے لگی کہ جو مملکت خداداد محض اللہ کے نام پر حاصل کی گئی اور پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ کے مقدس نعرے کے ساتھ جس کا جوڑ بٹھایا گیا، جس کی بنیادوں میں شہیدوں کا پاکیزہ خون اور دیواروں پر قربانیوں کی عظیم تاریخ رقم ہے، اس کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہولناک وعید!! کیا اللہ کریم کے دربار میں ۱۹۴۷ء کے شہیدوں کی کوئی قیمت نہ لگ سکی؟ کیا اللہ کے نام پر بننے والے اس خطے کی طرف ہجرت کرنے والے لٹے پٹے مسافر راحت منزل سے بھی محروم رہے؟ کیا پاکستان بنانے کی طویل جدوجہد بظاہر رائیگاں چلی گئی! وساوس کے ایک ہجوم نے آگھیرا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مذکورہ خواب کو محض ایک خواب کہہ کر نہیں اڑایا جاسکتا، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں آنا صداقت وسچائی کی سند ہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متشکل نہیں ہوسکتا۔" (صحیح بخاری)

اور پھر خواب میں دیا ہوا آپ کا کوئی فرمان اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندہ اور بیدار شریعت سے متصادم نہیں ہے تو وہ قابل قبول بھی ہے اور قابل عمل بھی۔ چنانچہ اس مذکورہ خواب میں آپ نے جو ارشاد فرمایا ہے وہ یقیناً شریعت حقہ کے کسی حکم سے نہ متصادم ہے اور نہ متجاوز، اس لئے اہل پاکستان پر اس کو عمل میں لانا اور ملک کو عذاب سے بچانا لازم ہے۔ چنانچہ احقر نے نیویارک میں بھی اپنے مختلف بیانات میں اس پیغام کو آگے بڑھایا اور یہ احساس دلایا کہ ہم پر کس قدر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سنجیدگی سے لیں اور ملک پاکستان کو عذاب الٰہی سے محفوظ رہنے کے لئے دعاو فریاد اور آہ وبکا کی درخواست دربار الٰہی میں پیش کریں اور گناہوں پر سچا استغفار وتوبہ کریں، لیکن بہت سے احباب نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ملکی حالات کے پیش نظر سورۂ شمس ہی کی تلاوت کی ہدایت دینے میں آخر کیا راز پنہاں ہے؟ احقر نے اول تو یہی عرض کیا کہ یہ وقت سوال وجواب کا نہیں ہے بلکہ غور وخوض کرنے اور عملی کام کرنے کا وقت ہے، بس بکثرت ذکر وتلاوت اور توبہ واستغفار میں لگئے اس لئے کہ عمومی طور پر امت کو انہی بے جا سوالات نے ہی توفیق عمل سے محروم کررکھا ہے اور دین سے رشتہ کمزور کرنے میں اسی رویئے کو بہت دخل ہے، باقی اس میں شک نہیں کہ نبی آخرالزمان کا کوئی ارشاد حکمت ومصلحت سے ہرگز خالی نہیں، چنانچہ احقر نے پاکستان کے داخلی وخارجی حالات کے پیش نظر سورۂ شمس کے ارشاد میں غور کیا تو جو امور اول وہلہ میں میرے ذہن میں آئے، وہ اہل علم ودانش اور ارباب اقتدار کی خدمت میں پیش کرکے دعوت فکر دینا چاہتا ہوں، جہاں تک احقر کی ناقص عقل وعلم کا تعلق ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ کا حکم فرما کر اہل پاکستان کے مرض کی تشخیص اور اس کے علاج کی طرف واضح ارشاد فرمایا ہے۔ مرض کیا ہے؟ ناقۃ اللہ کی ناقدری کیونکہ اس سورۃ میں قوم ثمود جن کی طرف حضرت صالح علیہ السلام مبعوث کئے گئے تھے، ان کے اپنے مطالبے پر پیغمبر صالح علیہ السلام کی دعا سے چٹان پھٹ کر ایک اونٹنی قدرت خداوندی سے بطور معجزہ پیدا کی گئی اور اس نے فوراً ہی بچہ جنا، پیغمبر صالح علیہ السلام نے اس معجزاتی اونٹنی کی قدردانی کا حکم فرمایا اور اس کے پانی پینے کی باری کا بے حد خیال رکھنے کی تاکید کی مگر قوم میں سے ایک شقی نے جس کو قرآن نے اشقٰی (سب سے بڑا شقی) قرار دیا، اس اونٹنی کو ہلاک کردیا اور اس طرح نہ صرف وہ بلکہ پوری قوم عذاب الٰہی میں گرفتار ہوکر تباہ وبرباد ہوگئی، اب رہا یہ سوال کہ پاکستان کے خطے میں

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.EMAKTABA.INFO

ناقۃ اللہ کا مصداق کیا ہے؟ اس کا تعین کوئی آسان بات نہیں ہے، لیکن یہ بھی عقلمندی نہیں کہ اس نازک موقع پر کہ عذاب الٰہی کی ہولناک وعید ملک پاکستان پر سیاہ بادل بن کر منڈلا رہی ہو اور ہم اس کے اصل مرض اور سبب عذاب پر گفتگو کرنے سے ہچکچاتے رہیں، اس لئے ملکی حالات کے پیش نظر اور احقر کی معلومات کے مطابق ناقۃ اللہ سے مراد شریعت اللہ ہے یعنی اللہ کی شریعت، کیونکہ لا الٰہ الا اللہ کے نام پر بننے والا یہ ملک پاکستان آج تک اگر کسی چیز سے محروم ہے تو اسی اللہ کی شریعت کے ٹھنڈے میٹھے سائے سے اس مملکت اسلامی میں استہزا و تنقید کے تیروں سے شریعت الٰہی کی جو دھجیاں بکھیری جاتی ہیں اس کی نظیر ترکی جیسے لبرل ملک میں بھی ملنا دشوار ہے۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ جب کوئی بھی چیز اپنی غرض وغایت ہی کے خلاف استعمال ہونے لگے اس سے مالک کا مطلوبہ مقصد ہی فوت ہونے لگے اس چیز کا مقدر اور انجام کباڑیے کی دکان یا کوڑا کرکٹ کا ڈھیر ہی ہوتا ہے، بالکل اسی طرح پاکستان کا یہ خطہ صرف اور صرف اللہ کے نام پر اس لئے قائم ہوا کہ اس "ناقہ" کو اس کا پورا پورا حصہ دیا جائے گا اور اس کی باری میں کوئی رخنہ نہ ڈالا جائے گا اور نہ ہی "ناقہ" تمہارے دنیاوی رکھ رکھاؤ اور تہذیب وتمدن کی ترقی میں ہی حائل ہوگی، بس فریقین میں سے ہر ایک اپنے اپنے حصے سے فیضیاب ہوتا رہے گا، دین اسلام کا ایک خوبصورت امتزاج ہے کہ اللہ کا حق، اللہ کے بندوں کا حق، بندوں کے جسم و جان کا حق، رشتوں ناطوں کا حق، اپنے پرائے کا حق، مسلم وغیر مسلم کا حق، سب کے حقوق کو دین کے شایان شان ادا کیا جائے اور ان سے روگردانی کرکے فساد فی الارض کا ارتکاب نہ کیا جائے جو حق تعالیٰ شانہ کی ناراضگی کا مصداق ٹھہرے خود حق تعالیٰ شانہ نے انتہائی بلیغ انداز سے بیان فرمادیا ہے:

"اور جو تجھ کو اللہ نے دیا ہے، اس سے کمالے پچھلا گھر اور نہ بھول اپنا حصہ دنیا سے، اور بھلائی کر جیسے اللہ نے بھلائی کی تجھ سے اور مت چاہ خرابی ڈالنی ملک میں، اللہ کو بھاتے نہیں خرابی ڈالنے والے۔"

(القصص:۷۷، از معارف القرآن، ص:۶۶۱)

اس سے معلوم ہوا کہ دین اپنے ماننے والوں سے دنیا چھڑاتا نہیں بلکہ اس دنیا کو ساتھ لے کر چلنا سکھاتا ہے اور دنیا میں جینے کا سلیقہ سمجھاتا ہے، یہ نفس و شیطان کا فریب ہے کہ دین و شریعت انسانی طبیعت کی جائز خواہشوں پر پابندی لگا کر ایک آزاد انسان کو قیدی کی سی زندگی گزارنے پر مجبور کرتی ہے، بہرکیف اب رہا یہ عقیدہ کہ موجودہ حالات میں "ناقۃ اللہ" کی ناقدری کا کیا مطلب؟ اس کے تعین میں بہت سی آرا ہیں جو مختلف مواقع میں اخبارات و رسائل کی زینت بنتی رہی ہیں، کوئی کہتا ہے کہ حکومت باوجود اہل سوات کے لئے نفاذ شریعت کی اجازت دینے کے مخلص نہیں تھی یا سنجیدگی اور دیانت داری سے بہت دور تھی گویا حکومت نے بدنیتی کے ساتھ نظام عدل ریگولیشن پر دستخط کئے تھے اور عمومی فضا یہ ہے کہ صوفی محمد اور اس کی تحریک نے اس نادر موقع کو نہ صرف ضائع کردیا بلکہ آئندہ کے لئے خوف و ہراس کا سامان مہیا کردیا ہے۔ ظاہر ہے نظام عدل کی امن و آشتی اور صلاح و فلاح کا مشاہدہ کئے بغیر صوفی محمد اور اس کے رفقا کے پیغام کو بھلا کون سینے سے لگا سکتا تھا، بس اس کے اس خواب کو بغاوت، ریاست میں ریاست اور طالبانائزیشن کا نام دے کر حفظ ماتقدم کے طور پر فوج کشی کردی گئی، جس کا نتیجہ دونوں جانب "مسلم کشی" کے سوا کچھ نہیں نکل پایا، البتہ کفار کی خوشی کا بہترین سامان بن گیا، یہ بھی عذاب کی ایک صورت ہے۔ چنانچہ پڑوسی ملک کا سربراہ امریکا کے سیاہ فام صدر کو پاکستان کے تباہ ہونے کی نوید سناتا ہے اور یہاں امریکا میں پاکستان کے حوالے سے تعجب وخوشی کے ملے جلے جذبات دیکھنے کو ملتے ہیں، اگرچہ بعض دردمند ہمارے دکھ اور افسوس میں بھی پورے پورے شریک ہیں، خلاصہ یہ کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ "ناقۃ اللہ" کی ناقدری کا دوسرا نام حکومت کی بدنیتی ہے یا صدر پاکستان کے نظام عدل ریگولیشن پر غیر مخلصانہ دستخط ہیں یا صوفی محمد اور ان کے رفقا کی عاقبت نااندیشی اور غیر حکیمانہ رویہ ہے، جس کا نتیجہ تصادم اور بدامنی کے سوا کچھ نہیں نکلا، البتہ یہ ضرور کہتے ہیں کہ دونوں جانب جان و مال کے نقصان اور نقل مکانی کے ذمہ دار فریقین ہیں اور مظلوم و معصوم مسلمان جانوں کی آہ و پکار کے دنیا و آخرت میں جوابدہ ہیں۔

یہ تو تھا وہ مرض اور متوقع عذاب کا سبب جس کا اشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ شمس کی تلاوت کا حکم دے کر فرمارہے ہیں، رہا علاج تو وہ ہے شریعت الٰہی کا نفاذ، اس لئے کہ یہ بات تو تمام مکاتب فکر اور شعبہ ہائے علم و دانش اور سربراہان سیاست اپنے اس رد عمل میں مان چکے ہیں جو صوفی محمد یا طالبان شریعت یا طالبانائزیشن کے مقابلے میں تحریر و تقریر کی زینت بنتے رہے ہیں کہ ہم طالبانائزیشن یا صوفی محمد کی سخت گیر شریعت کے ہرگز روادار نہیں ہیں ہم تو محمد عربی کے نام لیوا ہیں اور ان کی ٹھنڈی میٹھی اور پرشفقت شریعت چاہتے ہیں اور اسی کو حق سمجھتے ہیں، بالکل صحیح! سو فیصد صحیح، یہی ہمارا موقف ہے اور اسی کو برحق سمجھتے ہیں اور شریعت صوفی محمد یا طالبانائزیشن کے نظریات وخیالات اور طریقہ کار سے قطعاً کلی اتفاق نہیں رکھتے اور نہ ان ہی حضرات کو اپنے نظریات اور طریق کار کو آخری سند سمجھنا چاہئے، لیکن ان سب کے باوجود احقر کی ناقص عقل کے مطابق اب حکومت وقت، سربراہان سیاست مختلف مکاتب فکر کے علما اور میڈیا

پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اب صوفی محمد کی شریعت سے ہٹ کر اور طالبانائزیشن سے مختلف رحمت عالم شافع محشر حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ جمالیاتی اور میٹھی اور پر حکمت شریعت متعارف کروائیں جس کا گوشہ گوشہ انسانیت کی فلاح و بہبود اور تحفظ وامان کا عظیم پیغام ہے، کیونکہ یہ بات تو تسلیم شدہ ہے کہ ارباب حکومت اور لیڈران سیاست کو اختلاف اور ڈر تو صوفی محمد اور طالبانائزیشن سے ہے اور اسی کے نفاذ اور تسلط سے بچنے کے لئے تمام قومی، سیاسی اور فوجی کارروائیاں بروئے کار لائی جارہی ہیں، لیکن سرکار دو عالم کی رحمت وحکمت سے بھرپور شریعت تو اس وقت سب کو تسلیم بھی ہے اور مطلوب بھی، تو پھر کیا دیر ہے؟ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت پیارے نبی کی پیاری شریعت کے نفاذ کا اعلان کردے اور اس کا خاکہ اہل علم ودانش اور تمام مکاتب فکر کے علماء ربانی کی نگرانی میں تیار کرڈالے اور رفتہ رفتہ حالات کی سازگاری کے ساتھ ان کو نافذ کرتی چلی جائے تو انشاء اللہ ملک پاکستان داخلی و خارجی بدامنی سے بھی محفوظ ہوجائے گا اور خودکش حملوں کی آگ برسنا بھی موقوف ہوجائے گی اور اب صوفی محمد یا طالبانائزیشن کے پاس بھی کوئی جواز فتنہ و انتشار کا باقی نہیں رہے گا، بلکہ امید ہے وہ حضرات بھی اس اعلان شریعت کو خوش آئند خیال کریں گے، لیکن پھر بھی اگر انہوں نے کوئی متوازی شریعت تھوپنے کی کوشش کی تو رحمت عالمؐ کی پُرحکمت شریعت کے مقابلے میں اپنی موت آپ مرجائے گی، رہی یہ مشکل کہ رحمت عالمؐ کی شریعت کے نفاذ کا نکتہ آغاز کیا ہو کیونکہ یک لخت پاکستان کے ساٹھ سالہ بے ہنگم اور خداناشناس معاشرے کو بدلنا انبیاء کرام علیہم السلام کا وظیفہ دعوت ہے اور نہ دین اسلام کی بالغ نظری کا تقاضا تو پھر بسم اللہ کہاں سے کی جائے؟

اس کے لئے احقر کے سامنے میرے والد نسبتی شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی ایک تحریر کا اقتباس ہے، جس سے یہ عقدہ حل ہوسکتا ہے، ملاحظہ ہو:

"یہ بات ہر شک وشبہ سے بالاتر ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا اور اس کے وجود و بقا، نشوونما، سالمیت وحفاظت کا انحصار بھی صرف اور صرف اسلام پر ہے، خدانخواستہ اس کے جسم سے اسلام کی روح نکل گئی تو اس کا شیرازۂ زندگی منتشر ہوجائے گا اور مادیت کا کوئی انجکشن اس کی بحالی صحت کے لئے کارگر نہیں ہوگا، مقام شکر کا ہے کہ ہمارے قومی راہنما ہر موقع پر بار بار اس امر کی یاددہانی ضروری سمجھتے ہیں کہ اسلام، پاکستان کے لئے لازمۂ حیات ہے، لیکن جب ہم اپنے عمل وکردار کا جائزہ لیتے ہیں تو ہماری حالت اس "قول" کے یکسر مختلف نظر آتی ہے، ہم زبان سے جس شدت وکثرت کے ساتھ اسلام کی گردان کرتے ہیں، عملی طور پر اسی شدت وکثرت سے اسلام کے صریح احکامات کو چیلنج کرتے ہیں، مثال کے طور پر اسلام کے سب سے پہلے اور سب سے بڑے حکم "نماز" کو لیجئے، ہر شخص جانتا ہے کہ نماز اسلام کا ستون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں کوئی شخص اس بات کا تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ ایک شخص اسلام کا مدعی ہو اور پھر وہ نماز کا تارک بھی ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلیٰ حکام کے نام گشتی فرمان جاری فرمایا تھا کہ: میرے نزدیک تمہارے تمام فرائض میں سب سے اہم نماز ہے، جو شخص اس کی ٹھیک ٹھیک پابندی کرتا ہے وہ اپنے دوسرے فرائض بھی ضرور بجالائے گا لیکن جو شخص اس میں کوتاہی کرتا ہے وہ دیگر فرائض کو بدرجۂ اولیٰ غارت کرے گا۔"

قرآن کریم اور حدیث نبوی میں نماز کی جس قدر تاکید اور اہمیت بیان کی گئی ہے اسے سامنے رکھ کر "مملکت اسلامیہ جمہوریہ پاکستان" کے اعلیٰ حکام اور یہاں کے فدایان اسلام عوام کی حالت کا جائزہ لیجئے کہ ان میں کتنے فیصد اسلام کے اس سب سے بڑے فریضہ کو بجالاتے ہیں؟ اور پھر اسی سے قیاس کیجئے کہ جب نماز کا یہ حال ہے تو یہ حضرات اسلام کے دیگر احکام پر کس حد تک عمل پیرا ہوں گے، جب ہمارا اسلام کے ساتھ یہ سلوک ہے تو ملک وملت کی بہی خواہی کی توقع ہم سے کب کی جاسکتی ہے؟ جو قوم "خدائی فریضہ" کو ٹال جاتی ہو وہ "سرکاری فریضہ" کس طرح بجالاسکتی ہے اور جب ہمارے اعلیٰ حکام اسلام کے ساتھ یہ سلوک روا رکھیں تو "الناس علیٰ دین ملوکہم"... عوام اپنے حاکموں کے دین پر ہوتے ہیں... کے مطابق ہمارے عوام ان کی تقلید کیوں نہ کریں گے؟" (افتتاحیہ صفحہ اقرأ، روزنامہ جنگ کراچی، ۲۸/مارچ ۱۹۸۰ء)

لیجئے نفاذ شریعت کا نکتۂ آغاز حضرت لدھیانوی شہیدؒ کی اس خوبصورت اور بلیغ النظر تحریر سے سمجھ میں آگیا کہ حکومت وقت عوام وخواص اور اہل اقتدار کے لئے سب سے پہلے ادائیگی نماز کا لائحہ

عمل تیار کر کے باقاعدہ نافذ کر دے اور دیانت داری سے اس کی نگرانی ہو، خواہ اس کے لئے چند فوجی سپاہیوں کو "سوات کی شورش" سے فارغ کر کے اس مقدس فریضہ پر عملدر آمد کرانے کے لئے مقرر کر دے انشاءاللہ بہت جلد اہل پاکستان کی یہ سچی نمازیں انہیں عمومی طور پر بے حیائی، بُرائی اور فحش سے دور کرتی جائیں گی، کیونکہ قرآن کریم نماز کا خاصہ بیان کرتا ہے: "بے شک نماز بے حیائی اور بُرائی کے کاموں سے روکتی ہے۔" بس اس طرح سب سے پہلے ارکان اسلام کو قوم کی عادت سے عبادت بنانے کا کام حکومت شروع کر دے اس کے بعد اگلا قدم...

یہاں ایک شبہ کا ازالہ کرتا جاؤں جس کو بعض لیڈران سیاست بھی بڑی شد و مد سے پیش کرتے ہیں کہ: "لا اکراہ فی الدین"... دین میں زبردستی نہیں ہے... تو نماز روزہ وغیرہ عبادات کو زبردستی کیوں تھوپا جاتا ہے، جس کی جو مرضی اور جو چاہے کرے، دین اسلام کسی کی ذاتی آزادی کے خلاف ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کا فاضلانہ جواب تو علمائے کرام اپنے مقام پر دیتے رہے ہیں کہ اس سے کسی کافر کو مسلمان بنانا مراد ہے کہ اس میں زبردستی نہیں ہے، لیکن میں ان حضرات سے پوچھتا ہوں کہ اگر دین میں زبردستی نہیں: "تو پھر مفہوم مخالف کے طور پر یہ کہا جائے گا کہ خلاف دین میں زبردستی ہے۔" بس جو کام خلاف دین ہوں ان میں بقول ان حضرات کے بھی زبردستی کی جا سکتی ہے، لہٰذا ارباب حکومت سب سے پہلے ان امور کو بھی قوت و قانون سے ختم کرنے کی مہم چلائے جو خلاف دین ہیں، منجملہ ان میں سے زنا اور اسباب زنا کا خاتمہ، شراب نوشی اور اس کی تجارت کا قلع قمع، فحش اور عریاں ناول کی بیخ کنی وغیرہ وغیرہ۔ ظاہر ہے نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، حج نہ کرنا، زکوٰۃ نہ دینا وغیرہ امور بھی یقیناً خلاف دین ہیں تو ان میں بھی ایک مسلمان کے حق میں زبردستی کا جواز ثابت ہو گیا، کیونکہ ایک مسلمان کا نماز نہ پڑھنا خلاف دین ہے جبکہ کسی غیر مسلم کا نماز نہ پڑھنا خلاف دین نہیں، روزہ نہ رکھنا خلاف دین نہیں، اس لئے اس پر کوئی سزا اور تنبیہ بھی اسلام میں نہیں ہے۔

احقر کئی سال سے امریکا میں مقیم ہے، یہاں ہر شخص مشاہدہ کرتا ہے کہ امریکا جیسا آزاد ملک بلکہ ساری دنیا کو بظاہر آزادی کا نعرہ دینے والا یہ خطہ اپنے باشندوں کو اس قدر قوانین وضوابط کی قیود میں رکھتا ہے کہ معمولی معمولی تجاوزات پر جرمانہ وسزا عام بات ہے تو سوال یہ ہوا کہ یہ کیسی آزادی ہے؟ یہ تو لوگوں کو زبردستی اپنے قوانین کے مطابق جینے کی مہم ہے!! جواب یہ ہے کہ بھائی امریکا میں آنے یا بلانے میں کوئی زبردستی نہیں، ہر شخص مرضی کا مالک ہے، لیکن جب امریکا کی سرحد میں داخل ہو گئے اب امریکا کے قوانین کی پابندی کرنا ہوگی ورنہ جرمانہ اور سزا کے لئے تیار رہو! یعنی اسلام نامی اسٹیٹ میں آنے یا بلانے میں کوئی زبردستی نہیں، کوئی اسلام قبول کرے یا نہ کرے! لیکن ایک بار اسلام میں داخل ہو گئے تو اب قوانین اسلام کی پابندی لازم ہے ورنہ سزا کے لئے تیار رہو۔

غرضیکہ اسلامی نظریہ حیات کی بنیاد پر مملکت خداداد پاکستان کے باوجود میں آجانے کے بعد دردمندان وطن، اہل علم و دانش اور تمام مکاتب فکر کے علمائے ربانی پر دیگر ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ ایک اہم ذمہ داری یہ بھی عائد ہوتی ہے کہ حکومت پاکستان کے سامنے انتہائی ہمدردی، خلوص اور بے حد حکمت و فراست کے ساتھ اسلامی اور دینی نقوش حیات کو مدلل انداز میں پیش کریں، جن پر اسلامی ریاست کی بنیادیں اٹھائی جا سکیں نیز دور حاضر کی تمام مشکلات اور ایجادات کا حکیمانہ جائزہ لے کر اسلامی قانون کی تدوین کریں تاکہ اس کو عدلیہ میں نافذ کیا جا سکے البتہ اگر اس سلسلہ میں پہلے سے تیار شدہ کوئی مسودہ حکومت وقت کے پاس موجود ہے، جس پر تمام مکاتب فکر کے علماء اتفاق رائے کر چکے ہیں تو اس کا عملی نفاذ آسان کرنے کے لئے علمائے امت ذاتی و گروہی اختلاف مٹاتے ہوئے انتہائی حکمت و بصیرت کے ساتھ ارباب اقتدار کو مشورہ دیں اور خود بھی اپنی تحریر و تقریر، وعظ و تبلیغ اور اصلاح و ارشاد میں عوام و خاص کی ذہن سازی ایک منظم انداز میں شروع کریں ورنہ اللہ کے نام پر بننے والے پاکستان پر اللہ کے عذاب کے بادل منڈلا رہے ہیں، جس کی خبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں دے رہے ہیں، اللہ حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔

کیا بعید ہے کہ حق تعالیٰ حکومتِ وقت سے یہ عظیم کارنامہ (جس کا ایک جزوی مظاہرہ نظامِ عدل ریگولیشن پر دستخط کر کے کیا گیا ہے) ایک ایسے موڑ پر لے لے کہ جب ہر طرف سے خوف و ہراس، قتل و دہشت کی کوندتی بجلیاں، لوٹ کھسوٹ کے گرم بازار، خودکش حملوں کی شکل میں زندگیوں سے بیزاریاں، عوام و خواص میں مایوسی اور بے دلی کے سیاہ بادل، بھوک و افلاس کی کرب و اذیت اور وطن عزیز سے دور تڑپتے ہوئے دل، گھیرے ہوئے ہیں۔ الحمدللہ! پاکستان ایک جمہوری ملک ہے، جس میں تہذیب و متانت اور خیر خواہی و دل سوزی کے ساتھ حکومت کو ایک نیک مشورہ دینا کوئی شجر ممنوعہ نہیں، بلکہ ایک اچھی روایت ہے اور علمائے امت پر تو ایک شرعی فریضہ کی حیثیت سے یہ لازم ہے کہ وہ اصلاحی مشورہ دیں، علمائے امت کے پاس ایسا مرتب شدہ مجموعہ قوانین ہو جسے دفعات کی شکل میں جدید طرز کی قانونی زبان میں مرتب کیا گیا ہو اور شرعی حدود کے تقاضوں کی رعایت پوری طرح اس میں ملحوظ رکھی گئی ہو، نئے دور کی مشکلات کا شرعی حل پیش کیا گیا ہو، قرآن و حدیث۔

اجماعِ امت اور اصولِ اجتہاد کی ٹھیک ٹھیک پابندی رکھتے ہوئے امت کے لئے ممکن حد تک آسانی کی گنجائش باقی رکھی گئی ہو، پھر اس "مجموعہ قوانینِ اسلام" کو پوری بصیرت سے انتظامیہ، مقننہ اور عدلیہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے وہ یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ: "اسے اسلامی ریاست میں نافذ کرو" اور اس وقت اربابِ اختیار بالفرض اسے نافذ نہ بھی کریں تو کم از کم علمائے امت عنداللہ (روزِ قیامت) اس سے تو بری الذمہ ہو جائیں گے اور روزِ محشر کی عدالت میں اولین و آخرین کے سامنے وہ اتنا تو کہہ سکیں گے کہ:

"یا اللہ! اپنی فہم و بصیرت کی حد تک تیرے پاکیزہ قانون کو ہم نے آسان سے آسان تر صورت میں قوم کے سامنے پیش کر دیا تھا، اے اللہ! ہم اپنے ضعف اور اپنی بے بسی کے ساتھ بس اتنا کام ہی کر سکتے تھے، لیکن قوت کے ساتھ اسے نافذ کرانا ہمارے بس سے باہر تھا۔

اب آپ انہیں عذاب دینا چاہیں تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر آپ ان کی بخشش فرما دیں تو بلاشبہ آپ زبردست ہیں حکمت والے ہیں۔"

آخر میں، حکومتِ وقت سے درخواست کروں گا کہ عذابِ الٰہی کی اس وعید و تنبیہ کو سامنے رکھتے ہوئے فوری اقدامات کرے منجملہ ان میں سے یہ کہ تمام مکاتبِ فکر کے علماء کرام میں سے خداترس اور غیر جانبدار علمائے ربانی پر مشتمل مجلس شوریٰ تشکیل دی جائے جو ذاتی اور گروہی فرقہ وارانہ اختلاف سے ہٹ کر ملک و ملت کے لئے قابلِ نفاذ مجموعہ شریعت مرتب کریں یا پہلے سے موجود مجموعہ کو نافذ کرنے کے لئے اولین بنیادوں کی بنیاد پر حکومت کو مشورہ دیں اور حکومت بھی دیانت داری کے ساتھ ان پر اعتماد کرکے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو عملی جامہ پہنائی جائے۔ شاید یہی اس ملک کا مقدر ہے اور یہی "قاضی وقت" کا فیصلہ کہ پاکستان کی ترقی مچھلی کو دریائے شریعت و حقیقت میں ہی تسکین ملے گی جو اس کے وجود و تخلیق کی اساس بھی ہے اول غرض و غایت بھی، نیز اس مجلس شوریٰ کی امارت و سرپرستی کے لئے جناب مولانا مفتی تقی عثمانی ایسے وسیع النظر، معتدل مزاج، علوم قدیم و جدید پر حاوی، اسلامی اور مغربی دنیا کے مزاج سے واقف جید عالم دین کا نام پیش کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کروں گا، کیونکہ یہ وقت وطنِ عزیز کی ڈوبتی کشتی کو سہارا دینے کا ہے، ذاتی اور فرقہ واری اختلاف کا نہیں... ورنہ کشتی ڈوبی تو سب کو لے ڈوبے گی، خدا وہ وقت نہ دکھائے۔ آمین۔

☆☆ .... ☆☆

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کر دیتا ہے۔

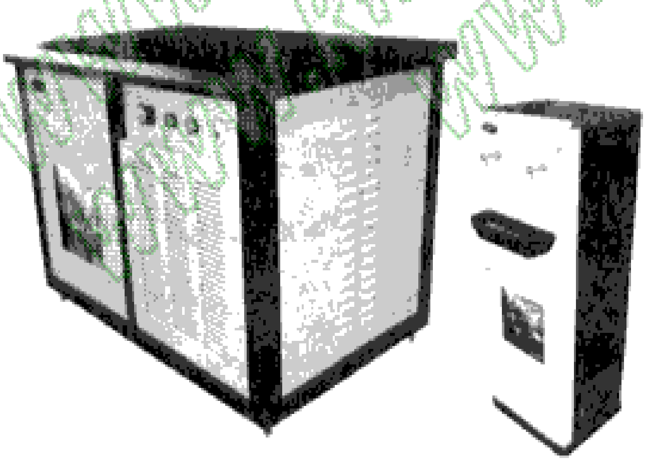

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کپیسٹی میں دستیاب ہیں

رابطہ سیل: 0333-2126720

E-mail:monir@super.net.pk

دستورِ پاکستان، قادیانیت اور نذیر ناجی

شکیل عثمانی

یادش بخیر! معروف کالم نگار اور دانشور جناب نذیر ناجی بھی خوب آدمی ہیں۔ سیکولرازم سے ان کی وابستگی اٹوٹ ہے، بلکہ وہ پاکستان میں سیکولر عناصر کا ہیرومیٹر ہیں۔ ان کی وابستگی بائیں بازو سے ہے نہ دائیں بازو سے، پہلے وہ مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے کیمپ میں تھے، پھر ضیاء الحق کی باقیات سابق وزیر اعظم نواز شریف کے سرکاری تقریر نویس ہوگئے، سابق صدر پرویز مشرف کے لئے بالخصوص روشن خیال اعتدال پسندی کے حوالے سے، ان کا نرم گوشہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، آج کل وہ صدر آصف زرداری کے ''غیر سرکاری'' دعا گو ہیں۔

جناب نذیر ناجی کے موقفوں میں تبدیلی کا کلائمکس اس مضمون کے آخر میں آئے گا، لیکن اس کے پس منظر کو سمجھنے کے لئے ان کے روزنامہ ''جنگ'' میں مطبوعہ دو کالموں کا تجزیہ ضروری ہے۔ یہ کالم ۲۱/مئی ۲۰۰۹ء اور ۱۲/ جون ۲۰۰۷ء کو شائع ہوئے، ان کالموں کے اہم نکات درج کئے جاتے ہیں، احتیاط کے پیشِ نظر ہم نے کوشش کی ہے کہ یہ اہم نکات جناب ناجی کے الفاظ میں ہوں، موصوف ۱۲/ جون ۲۰۰۷ء کے کالم میں فرماتے ہیں:

''مسلمانوں نے اسلام کے نام پر پاکستان حاصل کیا تھا... جو لوگ قیام پاکستان کے مخالف تھے، انہی لوگوں نے مذہب کے نام پر آئین سازی میں رکاوٹیں ڈالیں اور جب ۱۹۵۶ء کا آئین منظور ہوا تو یہ اس میں مذہب کو ریاستی معاملہ بنانے میں کامیاب ہوگئے۔ ۱۹۷۳ء کے متفقہ آئین کو مذہب کے نام پر جلد ہی متنازعہ بنادیا گیا اور ذوالفقار علی بھٹو کو مجبور ہوکر اس میں ایسی ترمیم کرنی پڑی، جس کا ریاستی ذمہ داریوں سے کوئی تعلق نہیں۔ مثلاً یہ پہلی مرتبہ ہوا کہ پاکستان کے آئین میں مسلمان کی تعریف درج کی گئی۔ یہ کام دینی اداروں اور مفتیوں کا ہوتا ہے جو پاکستان میں آئین ساز ادارے سے کرایا گیا اور آبادی کے ایک بڑے حصے کو مساوی شہری حقوق سے محروم کردیا گیا۔''

۲۱/مئی ۲۰۰۹ء کے کالم میں جناب ناجی کی یہ لے مزید اونچی ہوگئی اور انہوں نے کھل کر اپنے مافی الضمیر کا اظہار کردیا، موصوف نے لکھا:

''قیامِ پاکستان کی مخالفت کرنے والوں نے قیامِ پاکستان کے بعد اسلام کے نام پر اقتدار حاصل کرنے کی حکمتِ عملی اختیار کی، پاکستان حاصل کرنے والی قیادت جلد ہی رخصت ہوگئی اور ان کی جگہ لینے والے بزدل بابوؤں کو اسلام کے نام سے ڈرا کر، ان عناصر نے جمہوریت کی راہ سے ہٹادیا اور انہیں گھیر گھار کے مذہب کو ریاستی معاملات کا حصہ بنانے میں کامیاب ہوگئے، اس کے نتیجے میں تباہ کن فرقہ واریت کا زہر پھیلنے لگا، ایک گروہ کو آئینی طور سے کافر قرار دے کر اس کے شہری حقوق سلب کرنے شروع کردیئے گئے۔''

جناب نذیر ناجی نے خود اپنے ۱۲/ جون ۲۰۰۷ء کے کالم میں لکھا ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں نے اسلام کے نام پر پاکستان حاصل کیا تھا، اس بات کو سمجھنے کے لئے کسی غیر معمولی ذہانت کی ضرورت نہیں ہے کہ جس مقصد کے لئے یا جس بنیاد پر کوئی ملک حاصل کیا گیا ہو، اس کی تعمیر انہی خطوط پر ہونی چاہئے جو اس مقصد کا تقاضا ہے، قائداعظم نے قیامِ پاکستان سے قبل اور قیامِ پاکستان کے بعد متعدد مرتبہ پبلک اعلانات میں واضح کیا کہ قیامِ پاکستان کا مقصد کیا ہے؟ ان کے یہ اعلانات خورشید احمد خان یوسفی کی مرتبہ کتاب "Speeches, Statements & Massages of Quaid-e-Azam" میں دیکھے جاسکتے ہیں، جس میں حوالوں کا اہتمام بھی کیا گیا ہے، جمیل الدین احمد کی کتاب بھی اس سلسلے میں اہم ہے۔ قائداعظم کی کم و بیش ایک سو سے زائد ایسی تقاریر موجود ہیں، جن میں انہوں نے اسلامی نظام اور اسلامی قانون کی بات کی ہے، ایک موقع پر انہوں نے فرمایا:

"Muslim League stood for Pakistan so that the Muslims could" rule there under Islamic laws."(Speeches & Statements of Mr. Jinnah compiled by Jamaluddin Ahmed, Page:175)

اس تقریر میں پاکستان کے حوالے سے اسلامی قوانین کے الفاظ اہم ہیں، کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قائداعظم مذہب کو ریاستی معاملہ بنانا چاہتے تھے؟ علامہ اقبالؒ نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں اسلامی ریاست کی اصطلاح استعمال کرکے ثابت کردیا ہے کہ اسلام ریاستی معاملہ ہے۔ جناب نذیر ناجی اور ان کے سیکولر ہمنوا زیادہ سے زیادہ قائداعظم کی ۱۱/اگست ۱۹۴۷ء کی مجلس دستور ساز کی تقریر اپنے نقطۂ نظر کی تائید میں پیش کرسکتے ہیں۔ اگرچہ اس تقریر کی یہ تعبیر کی جاسکتی ہے کہ یہ کراچی میں ہندو مسلم فسادات کے تناظر میں کی گئی اور قائداعظم کا اصل مقصد تھیا کریسی کی مخالفت تھا، لیکن اگر اس نتیجے کو بھی مان لیا جائے جو سیکولر دانشور اس تقریر سے نکالتے ہیں تو ہمارا معروضہ یہ ہے کہ قائداعظم خدانخواستہ ۱۱/اگست ۱۹۴۷ء کی تقریر کے فوراً بعد تو انتقال نہیں کرگئے تھے بلکہ وہ اللہ کے فضل سے ۱۱/ستمبر ۱۹۴۸ء تک زندہ رہے۔ ان کی ۱۱/اگست ۱۹۴۷ء کے بعد کی تقاریر اور بیانات کو بھی سامنے رکھنا چاہئے۔ ۱۱/اگست ۱۹۴۷ء کی تقریر کے تقریباً پانچ ماہ بعد قائداعظم نے کراچی بار ایسوسی ایشن کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

> ”میرے لئے وہ گروہ بالکل ناقابل فہم ہے جو خواہ مخواہ شرارت پیدا کرنا چاہتا ہے اور یہ پروپیگنڈا کررہا ہے کہ پاکستان کا دستور شریعت پر مبنی نہیں بنے گا۔“ (سول اینڈ ملٹری گزٹ، ۲۷/جنوری ۱۹۴۸ء، پاکستان ٹائمز، ۲۷/جنوری ۱۹۴۸ء)

اسی طرح کے تقریباً نصف درجن بیانات مزید پیش کئے جاسکتے ہیں جو قائداعظم نے بحیثیت گورنر جنرل جاری کئے۔ قائداعظم اپنے ان بیانات پر زندگی کے آخری لمحے تک قائم رہے۔ جناب نذیر ناجی جیسے دانشور یقیناً اس علمی روایت سے واقف ہوں گے کہ قول ثانی قول اول کا ناسخ ہوتا ہے اور کسی شخص کا حتمی موقف اس کا آخری قول ہوتا ہے۔ اب دیکھنا ہے کہ مذہب کو ریاستی معاملہ بنانے کے ”جرم“ میں جناب ناجی کب قائداعظم کے خلاف اپنی مہم کا آغاز کرتے ہیں؟

اس مضمون کے آغاز میں جناب نذیر ناجی کے کالموں کے اہم نکات ہم نے انہی کے الفاظ میں پیش کئے ہیں، ان کا مکمل اعادہ مضمون کی طوالت کا باعث ہوگا، بہرحال اشارتاً عرض ہے کہ اپنے ۱۴/جون ۲۰۰۷ء کے کالم میں جناب ناجی نے شکوہ کیا ہے کہ قیام پاکستان کے مخالفین کی ریشہ دوانیوں کے نتیجے میں ذوالفقار علی بھٹو صاحب کو مجبور ہوکر ۱۹۷۳ء کے متفقہ آئین میں ایسی ترمیم کرنا پڑی جس کا ریاستی ذمہ داریوں سے کوئی تعلق نہیں، پاکستان کے آئین میں مسلمانوں کی تعریف درج کی گئی اور آبادی کے ایک بڑے حصے کو مساوی شہری حقوق سے محروم کردیا گیا۔ اپنے ۲۱/مئی ۲۰۰۹ء کے کالم میں انہوں نے کھل کر لکھا ہے کہ قیام پاکستان کے مخالفین مذہب کو ریاستی معاملات کا حصہ بنانے میں کامیاب ہوگئے اس کے نتیجے میں تباہ کن فرقہ واریت کا زہر پھیلنے لگا، ایک گروہ کو کافر قرار دے کر اس کے شہری حقوق سلب کرنے شروع کردیئے گئے۔“ جناب ناجی کو اظہار جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہاں یہ واضح طور پر لکھنا چاہئے تھا کہ وہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کی اس آئینی ترمیم کا ذکر کررہے ہیں جس کے تحت احمدیوں (قادیانیوں) کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ موصوف کہتے ہیں کہ بھٹو صاحب نے مجبور ہوکر مذکورہ آئینی ترمیم منظور کی۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مٹھی بھر قیام پاکستان کے مخالفین نے بھٹو صاحب کی کنپٹی پر پستول رکھ کر یہ ترمیم منظور کرائی؟ اگر قیام پاکستان کے مخالفین انہیں مجبور کررہے تھے تو ملک کے منتخب وزیراعظم نے ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کی طرح ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کو کچل کیوں نہیں دیا؟ بلکہ ایک اور سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جناب نذیر ناجی نے اس وقت اپنے کالموں میں بھٹو صاحب کو یہ مشورہ کیوں نہیں دیا کہ اگر اس تحریک کو نہیں کچلا گیا اور مجوزہ آئینی ترمیم کو منظور کرلیا گیا تو قادیانی مساوی شہری حقوق سے محروم ہوجائیں گے، اس کے برعکس اس مرنج بادنما نے جس طرح اس آئینی ترمیم کا خیرمقدم کیا، اسے ہم موصوف ہی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

۱۹۷۴ء میں جناب نذیر ناجی روزنامہ ”نوائے وقت“ سے بطور کالم نگار وابستہ تھے، اس وقت کی ان کے کالم کا عنوان ”صبح سویرے“ ہوتا تھا، اپنے ایک کالم میں جناب ناجی نے لکھا:

خادم علماء حق حاجی الیاس علی سیٹھ

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی کٹوائی جڑائی نہیں لی جائے گی مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

یادرکھیے اولڈ

ستارا جیولرز

صراف بازار میٹھادر کراچی نمبر 2۔ سیل: 0321-2984249-0323-2371839

”بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ میں نے ختم نبوت کی پہلی تحریک میں حصہ لیا اور قید کاٹی تھی، اس وقت تک میں نے خود مرزائی نہیں دیکھے تھے، استاد گرامی مولانا محمد حسن مرحوم سے سنا کرتا تھا کہ ایک گروہ ایسا ہے، جس نے اپنا ایک نبی بنا رکھا ہے لیکن اس کے باوجود خود کو مسلمان کہلوانے پر مصر ہے۔ اس وقت ہمارا سیدھا سادا مطالبہ یہ تھا کہ ان لوگوں کو اقلیت قرار دیا جائے، یہ جنگ طویل عرصے تک لڑی گئی اور جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ان کے دور میں اس گروہ کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ سچی بات یہ ہے کہ اس سے زیادہ مرزائیوں کے خلاف جو کچھ بھی کہا جاتا تھا، مجھے اچھا نہیں لگتا تھا، میں سمجھتا تھا کہ علمائے کرام زیادتی کرتے ہیں جو ان لوگوں کی علیحدہ سماجی پہچان اور کلیدی اسامیوں سے علیحدگی کے مطالبے کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ یہ باتیں بنیادی انسانی حقوق کا حصہ ہیں اور یہ حقوق ان لوگوں کو ملنا چاہئیں، لیکن گزشتہ روز ”نوائے وقت“ نے ایک تصویر شائع کر کے مجھے حیرت زدہ کر دیا، یہ تصویر ”یروشلم پوسٹ“ کے ۲۲/نومبر کے شمارے میں سے لی گئی ہے، اس میں اسرائیل کے صدر کے سامنے دو افراد مودب بیٹھے ہیں، ایک کا نام شیخ شریف احمد امینی اور دوسرے کا شیخ محمد حمید کا پر ہے۔ شیخ امینی اسرائیل میں اپنے گروہ کے نئے سربراہ شیخ حمید کا اسرائیل کے صدر سے تعارف کرا رہے ہیں اور مرزائیوں کو اسرائیل میں جو آزادیاں حاصل ہیں، ان پر اسرائیلی حکومت کا شکریہ ادا کر رہے ہیں، یہ بڑی معنی خیز تصویر ہے۔“

انہوں نے لکھا:

”جن لوگوں کو اسرائیل کی اصلیت معلوم ہے، اس کا اندازہ صرف وہی لگا سکتے ہیں کہ ایک ایسے گروہ کے ساتھ وہاں کی حکومت کے اتنے قریبی اور گہرے تعلقات کا مطلب کیا ہو سکتا ہے؟ جس کے رخصت ہونے والے سربراہ کو اسرائیل کا صدر ذاتی طور پر الوداع کہے اور آنے والے کا خیر مقدم کرے۔ اسرائیلی حکومت دنیا کا سب سے بڑا مافیا ہے، اس کا ہدف دنیا بھر کے مسلمان ہیں، یہ محض ایک ریاستی نہیں، ایک مرکز ہے صیہونیت کا مرکز، عالمی سرمایہ دار ایجنسیوں کا مرکز، افریقہ اور ایشیا کی غریب اور کمزور قوموں کے خلاف سازشوں کا مرکز، امریکا اور مغربی یورپ کے ترقی یافتہ ملکوں کے حکمران طبقوں کو اپنے زیر اثر رکھنے کے لئے منصوبہ بندی کا مرکز اور بدترین عالمی دہشت گردی کا اڈا، یہ محض الزام تراشی نہیں، بلکہ وہ حقائق ہیں جنہیں امریکا اور یورپ کے اہل دانش بھی تسلیم کرتے ہیں۔“

انہوں نے مزید لکھا:

”ترقی یافتہ دنیا، ابلاغ کی دنیا ہے، آپ کی رائے، خیالات، نظریات اور سوچیں سب کا انحصار اطلاعات پر ہوتا ہے، حکومتوں اور اداروں کی پالیسیاں مالیاتی نظام کے تابع ہوتی ہیں۔ یہودیوں نے ان دونوں شعبوں پر قبضہ جما رکھا ہے اور جس طرح چاہتے ہیں ان طاقتور حکومتوں کو استعمال کرتے ہیں، ان سے تمام فوائد اٹھانے کے باوجود یہ ان کے بھی دوست نہیں، آپ کو یاد ہوگا کہ چند ہفتے قبل امریکا میں اسرائیل کے لئے جاسوسی کرنے والے چند افراد پکڑے گئے تھے، یہ اپنے سرپرست، امریکا کے دفاعی راز حاصل کر رہے تھے، یہ اتنا بڑا واقعہ تھا کہ امریکی پریس آزاد ہوتا تو وہاں ہلچل مچ جاتی، لیکن یہودی پریس نے تیسرے دن اسے خبروں سے غائب کر دیا، آپ شاید امریکی پریس کے آزاد نہ ہونے کی بات پڑھ کر چونکے ہوں، وضاحت میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ امریکا کے ذرائع کا غالب حصہ ہی یہودیوں کی ملکیت نہیں، پورے یورپ میں بھی انہی کی اکثریت ہے اور یہ لوگ اخبارات و جرائد اور دیگر میڈیا میں کلیدی

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

اسامیوں پر قابض ہیں، تقسیم وترسیل کا سارا نظام بھی یہودیوں کے قبضے میں ہے، یہ جب چاہیں، بڑے سے بڑے اخبار کو اٹھانے سے انکار کر کے مارکیٹ سے غائب کردیں، اپنی اس طاقت کا وہ خوب استعمال کرتے ہیں، کسی اشاعتی ادارے میں یہ جرأت نہیں کہ اسرائیل کے مظالم کے بارے میں سچی رپورٹ شائع کرسکے، صابرہ اور شتیلہ کے قتل عام انسانی تاریخ کے بدترین سفاکانہ واقعات تھے، ابتدائی چند روزہ خبروں کے بعد انہیں دبا دیا گیا، لیکن یورپ کے دوشہروں میں چند افراد کا قتل دنیا کو جنگ کے کنارے لے آیا اور کچھ بعید نہیں کہ یہ وارداتیں بھی خود یہودیوں نے کی ہوں، تاکہ لیبیا پر دباؤ بڑھایا جائے جو افریقہ اور عرب دنیا میں مظلوم لوگوں کی مدد کرتا ہے، خود پاکستان کے پُرامن ایٹمی پروگرام کو دنیا بھر میں متنازعہ بنانے والے یہودی ہیں، یہ کمال کی بات نہیں کہ ہم جو ابھی تحقیق کے مراحل میں ہیں، دنیا بھر کے سامنے صفائیاں دینے پر مجبور ہیں اور اسرائیل جو بارہ ایٹم بموں کا ذخیرہ رکھتا ہے اور اس کا جارحیت کا ریکارڈ بھی بدترین ہے، اس کا نام تک نہیں لیا جاتا۔

ایک ایسے ملک کی حکومت کے ساتھ اتنے قریبی، خوشگوار اور دوستانہ تعلقات رکھنے والا گروہ مسلمانوں کا دوست ہو ہی نہیں سکتا، یہ نہیں کہ میں مرزائیوں پر شک کرتا ہوں، میں تو اسرائیلیوں پر یقین رکھتا ہوں، وہ اپنے مفاد کے سوا کسی پر مہربان نہیں ہوتے، یہ سوچنا مسلمانوں کا کام ہے کہ ان لوگوں سے اسرائیل کیا مفادات حاصل کر رہا ہوگا؟ قارئین یقیناً اس بات سے باخبر ہوں گے کہ اسرائیل پاکستان کو اپنے بنیادی دشمنوں کی صف میں شمار کرتا ہے، اسرائیل کے فوجی ماہرین نے اس موضوع پر بہت کام کیا ہے کہ پاکستان سے اسے کیا کیا خطرات پیش آسکتے ہیں اور ان خطرات کو کم کرنے کے لئے اسرائیل کو کیا کرنا چاہئے؟ دنیا بھر کے یہودی ادارے پاکستان میں عدم استحکام کے لئے کام کرتے ہیں، ان لوگوں کی حکومت جب کسی گروہ کی پذیرائی کرتی ہے تو کیا اس کے عوض وہ کچھ حاصل نہیں کررہی ہوگی؟ یہ امر شک وشبہ کی گنجائش سے بالا ہے کہ یہودی گھاٹے کا سودا نہیں کرتا۔"

جناب ناجی نے اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا:

"علمائے کرام تو مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کرنے کے مطالبات، عقائد کے حوالے سے کرتے ہیں، لیکن پاکستان کے دفاع کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ان لوگوں سے چوکس رہا جائے، یہ کچھ بھی نہ کرتے ہوں تو بھی ان سے محتاط رہنے کی یہی وجہ کافی ہے کہ ان پر اسرائیل اور بھارت کی حکومتیں مہربان ہیں، پاکستان میں ان کی تنظیم کا طریقہ پراسرار ہے، یہ لوگ جس ملک میں بھی ہوں، ایک مرکز کے تابع ہوتے ہیں اور اس کی ہدایات کو ہر چیز پر ترجیح دیتے ہیں، آپ کو میرے قلم سے یہ باتیں کچھ عجیب لگیں گی، لیکن یاد کریں کہ اگر اس صدی کے اوائل میں فلسطین کے مسلمانوں نے اس طرح سوچ لیا ہوتا، جس طرح میں آج مرزائیوں کے بارے میں لکھ رہا ہوں تو شاید وہ اس طرح جلاوطن نہ ہوتے، وہ اکثریت میں تھے اور غافل تھے، یہودیوں نے آہستہ آہستہ معاشرے کے ہر شعبے میں اپنی جڑیں پھیلائیں اور پھر اقلیت میں ہونے کے باوجود ایک پوری قوم کا قتل عام کردیا۔ شروع میں کوئی خدشہ ظاہر کرتا تو وہ اتنا ہی معمولی نظر آتا، جتنا آج آپ کو میری بات نظر آئے گی، ہمارے روشن خیال اور ترقی پسند لوگ اس قسم کی باتوں کو فیشن کے خلاف سمجھتے ہیں۔ فلسطین کے دانشوروں نے بھی یہی سمجھا ہوگا، ان کی قوم کا انجام سامنے ہے، جو گروہ اسرائیل کا دوست ہے، اسے معمولی اور کمزور تصور نہیں کرنا چاہئے، اس کا مطلب ہے کہ دنیا کی سب سے منظم مالی، فوجی اور ذرائع ابلاغ پر قابض قوتیں ان کے ساتھ ہیں، یہ قوتیں پاکستانی عوام کی دشمن ہیں، جب وہ اس ملک کے ایک گروہ کی سرپرستی کررہی ہوں تو یہ جاننے کے لئے زیادہ عقل کی ضرورت نہیں کہ وہ گروہ کیا خدمات انجام دے رہا ہوگا؟"

(۱۵/جنوری ۱۹۸۸ء، بحوالہ ’’قادیانیت ہماری نظر میں‘‘ص ۲۸۴ تا ۲۸۷، مرتبہ محمد متین خالد)

جناب نذیر ناجی سے درخواست ہے کہ وہ یہ وضاحت فرمائیں کہ کیا انہیں اب اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب سے ایسا پیغام وصول ہوا ہے، جس کے مطابق اسرائیلی، قادیانی روابط منقطع ہوگئے ہیں؟

☆☆........☆☆

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO WWW.LAULAK.INFO

یکم شعبان تا 19 رمضان المبارک

بمقام دارالعلوم مدنیہ رسول پارک ملتان روڈ لاہور

دورہ تفسیر قرآن

باسلوب امام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ محدث دہلوی

موضوع سورۃ، دعاوی، دلائل، ہر سورۃ کا ماحصل، سورتوں کا باہمی ربط
احکام واستنباط، اعتبار وتاویل، سیاست، امامت وخلافت

پیش آمدہ جدید فقہی مسائل ودیگر اہم مباحث

شیخ الحدیث والتفسیر
حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان مدظلہ
مع معاون مدرسین پڑھائیں گے۔ ان شاء اللہ

ضروری وضاحت
طالب علم درجہ رابعہ کی تعلیم حاصل کر چکا ہو، ہر ہفتے کے خواندہ کا تحریری امتحان ہوگا۔
سابق مدرسہ سے تعلیمی تصدیق نامہ اور قومی شناختی کارڈ ذاتی / والد / سرپرست ہمراہ لائیں

اجمالی تعارف دارالعلوم مدنیہ لاہور

☆ دارالعلوم مدنیہ کی مسجد کا سنگ بنیاد ۳ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ بمطابق 14 اکتوبر 1977ء بروز اتوار وقت کے مشاہیر علماء کرام ومشائخ کرام کے مبارک ہاتھوں رکھا گیا۔

☆ ابتدائی پانچ سال بانی مدرسہ حضرت مولانا محب النبی صاحب زیدمجدہ تمام تدریسی وانتظامی ذمہ داریاں تنہا سرانجام دیتے رہے۔

☆ 1996ء، 1417ھ شعبان اور رمضان میں دورہ تفسیر کا آغاز ہوا جو مسلسل جاری ہے۔

☆ دارالعلوم میں طلباء کی تعداد ... سے متجاوز ہے۔

☆ دارالعلوم میں تمام طلبہ کی رہائش، طعام، ... کتب بستر وغیرہ تمام سہولیات مدرسہ کی طرف سے مفت مہیا کی جاتی ہیں۔

☆ سالانہ اخراجات کا تخمینہ 70 لاکھ سے زائد ہے۔ تعمیراتی اخراجات اس کے علاوہ ہیں۔ دارالقرآن والے احاطہ میں تعمیر جاری ہے۔

☆ تمام اخراجات اہل خیر کے تعاون سے پورے ہوتے ہیں۔ مدرسہ کی مستقل آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں اور نہ ہی مدرسہ کی طرف سے کوئی سفیر اندرون شہر یا بیرون شہر متعین ہے اور نہ ہی مدرسہ کسی حکومتی ادارے محکمہ زکوٰۃ وغیرہ سے تعاون لیتا ہے۔ اہل خیر خود ہی تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

منجانب: اراکین دارالعلوم مدنیہ رسول پارک لاہور فون: 042-7832305 0321-4110310

پہنچنے کا راستہ: یادگار چوک سے ویگن نمبر 107، اسٹیشن سے ویگن نمبر 105، کوکا کولا موڑ، مغرب کی طرف گلی میں

حدیثِ نبویؐ کی عظمت و اہمیت

مولانا عبداللہ عباس ندوی

صرف ایک حدیث کے لئے طویل سفر:

امام الذہبیؒ کے ایک معاصر سوانح نگار عبدالستار الشیخ اپنی تالیف "الحافظ الذہبی" (شائع کردہ دارالقلم دمشق ۱۴۱۴ھ) کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

"ائمہ حدیث نے سنت نبویؐ کی خدمت میں جو کارنامے انجام دیئے ہیں وہ انسانی تاریخ میں عجائب و غرائب کے قصے معلوم ہوتے ہیں' انسانی حوصلے اور طاقت سے جو کام انہوں نے لئے ہیں اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔"

سعید بن المسیبؒ لکھتے ہیں کہ ہم لوگ ایک حدیث کی طلب میں لمبے لمبے سفر کرتے تھے' ریگستان اور بیابان کے درمیان سے چل کر کئی کئی دن کے بعد ایسے بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوتے' جن کے متعلق معلوم ہوتا کہ کسی حدیث نبویؐ کی روایت کرتے ہیں' کبھی ہمارے سفر خچروں پر اور کبھی اونٹوں پر ہوتے اور کبھی پیدل جاتے' ساتھ میں قلم اور روشنائی ہوتی' دل حاضر ہوتے' دماغ یکسو ہوتے' اس محدث کی طرف پوری طرح متوجہ رہتے اور وہاں جا کر منظر دیکھتے کہ جس حدیث کی طلب میں ہم آئے ہیں' وہاں سینکڑوں طالب علم پہلے سے موجود ہیں اور سب کے پاس دواتیں ہیں' اپنے قلم ہیں' کھانے پینے اور رہنے کی جگہ کہیں نکال لیتے اور کبھی اس کی فکر نہیں کرتے بسا اوقات دس ہزار انسان ایک شیخ کی مجلس میں حاضر ہوتے' گھروں میں جگہ نہ ہوتی تو میدان میں جگہ بنا لیتے اور شیخ ان کے وسط میں بیٹھ کر حدیث کا درس دیتے' یہ شیوخ اور ان کے طالب زیادہ تر اپنی قوت یادداشت پر بھروسہ کرتے' جب حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل (متوفی ۲۹۰ھ) سے پوچھا گیا کہ آپ نے اپنے والد ماجد سے کتنی حدیثیں سنی ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک لاکھ اور کئی ہزار حدیثیں' اور فرمایا کہ جو حدیث میں سناتا ہوں وہ میں اپنے والد سے ایک بار نہیں کئی بار دو مرتبہ یا تین مرتبہ سنی ہے۔ حضرت داؤد بن یحییٰ جب بغداد کے محدث حافظ محمد بن علی جن کا لقب "قرطمہ" تھا (متوفی [illegible]ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جناب قرطمہ نے کہا کہ یہ احادیث کے مجموعے تمہارے سامنے ہیں ان میں سے کسی مجموعہ کو اٹھاؤ کہ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں۔ داؤد نے کہا "کتاب الاشربۃ" انہوں نے اس کے آخری باب سے اول باب تک جو حدیثیں تھیں سنا دیں۔ حافظ ابوالعباس احمد بن محمد بن عمر الکندری القرشی (متوفی ۳۱۴ھ) فرماتے ہیں کہ میں تین لاکھ حدیث پر گفتگو کر سکتا ہوں۔

ان حضرات نے جو کچھ حاصل کیا وہ ان کی شب و روز کی محنت' احادیث نبویؐ سے محبت و تعلق کا نتیجہ تھا۔ ان پر حصول علم کی ایک دھن سوار تھی۔ حافظ ابن ابی حاتم (متوفی ۳۲۷ھ) کہتے ہیں کہ ہم لوگ مصر حصول حدیث کے لئے گئے' وہاں صرف شوربہ پی کر چھ مہینے پڑے رہے' دن کے اوقات شیوخ کی مجلسوں کے لئے تقسیم کر دیئے تھے اور راتوں کو ان کا نقل کرنا' اور ایک دوسرے کی یادداشت سے مقابلہ کرنا ہمارا معمول تھا' مزید کہا کہ ایک روز میں اپنے ایک رفیق کے ساتھ ایک شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا تو لوگوں نے کہا کہ وہ بیمار ہیں' واپسی کے راستہ میں ایک مچھلی دیکھی جو پسند آئی اس کو خرید لیا' جب اپنے ٹھکانے پر پہنچے تو دوسرے شیخ کی مجلس کا وقت ہو چکا تھا اس لئے مچھلی پکانے کا موقع نہ ملا اور ہم لوگ حدیث کی مجلس میں حاضر ہوئے وہاں ایک تسلسل قائم تھا' ایک شیخ کے بعد دوسرے شیخ کے [illegible] اس طرح تین دن گزر گئے اور مچھلی قریب [illegible]

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

مزہ اور بو بدل دے تو ہم لوگوں نے پکی ہی کھالی اس لئے کہ ہمارے پاس اتنا وقت نہ تھا کہ اس کی صفائی کرتے یا تلنے اور پکانے کا وقت نکالتے۔

”سیر اعلام النبلاء“ میں لکھا ہے یہ قول انہیں کا ہے ”لایستطاع العلم براحة الجسد“ (جسم کے آرام کے ساتھ حصول علم ممکن نہیں ہے) حافظ موتمن بن احمد بن علی (متوفی ۵۰۷ھ) لکھتے ہیں کہ انہوں نے کتاب ”المحدث الفاصل بین الراوی والواعی“ جو حدیث کے مصطلحات پر مشتمل ہے اس کو اچھی طرح سمجھ کر ایک نشست میں پڑھ ڈالے جس کے ۴۰۹ صفحات تھے۔

طلب علم ان حضرات کے لئے روحانی غذا تھی اور خالصۃ للہ کام تھا اور عمل بالحدیث کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے وہ علم ہی کیا جو عالم کو فائدہ نہ پہنچائے۔

خطیب بغدادی (المتوفی ۴۶۳ھ) لکھتے ہیں کہ اے طالب علم! میں تمہیں حصول علم میں اخلاص نیت کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ دل و جان سے اس بات کی کوشش کرو کہ ان احادیث پر عمل بھی ہو اس لئے کہ علم درخت ہے اور عمل اس کا پھل ہے اور وہ ہمارے نزدیک عالم نہیں جس نے اپنے علم کے مطابق عمل نہ کیا ہو۔ (معجم شیوخ الذہبی صفحہ ۵۰۵)

اسی لئے آپ دیکھیں گے کہ ان حضرات نے اپنی راتوں کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک حصہ علم کے لئے دوسرا عبادت کے لئے تیسرا نیند کے لئے۔ ابن دقیق العید (متوفی ۷۰۲) کی سوانح میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کے خوف سے ہمیشہ لرزاں رہا کرتے تھے ذکر کا اہتمام کرتے تھے رات کو کم سوتے تھے اور پوری رات مطالعہ تلاوت ذکر و تہجد میں گزار دیا کرتے تھے شب بیداری ان کی عادت بن گئی تھی اور دن کے تمام اوقات کو علم اور ذکر سے آباد رکھتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۴۸۲)

حافظ ابوبکر بن موسیٰ الحازمی (المتوفی ۵۸۴ھ) جب جوان تھے ۳۶ سال کی عمر تھی ان کے بارے میں نجار نے لکھا ہے کہ ہم نے ابوحاتم المقری سے سنا ہے جو ہمارے پڑوسی تھے اور وہ ایک اچھے صالح آدمی تھے کہ وہ بدیع کی رباط میں قیام پذیر تھے ہر رات جب اپنی کوٹھری میں جاتے تو کتاب کا مطالعہ کرنے لگتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔ بدیع نے اپنے نوکر سے کہا کہ ایسا کرو کہ آج کی رات چراغ میں تیل نہ دو تاکہ یہ شخص رات کو کچھ آرام کرلے ان کا بیان ہے کہ جب رات ہوئی تو خادم نے چراغ میں تیل دینے سے معذرت کرلی تو وہ اپنی کوٹھری میں نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور لمبی تلاوتیں کیں کہ فجر ہوگئی رباط کے شیخ کہتے ہیں کہ ہم ایک بار نہیں کئی بار ان کی خبرگیری کے لئے گئے تو ان کو نماز کی حالت میں دیکھا۔

محدثین کرام کے صدق و اخلاص کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے علم کو ذریعہ معاش نہیں بنایا بلکہ علم کی راہ میں دل کھول کر مالی قربانی بھی دی اور اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ شکر گزار رہے کہ ان کو سنت نبویہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔

ہشام بن عبیداللہ الرازی (المتوفی ۲۲۱ھ) کہتے ہیں کہ ایک ہزار سات سو شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا (شیخ سے مطلب حدیث کے عالم جو اپنے طلب کو حدیث پڑھ کر سناتے تھے) ان میں سب سے کم عمر کے بزرگ عبدالرزاق تھے حصول علم کی راہ میں میں نے سات لاکھ درہم خرچ کئے ہیں۔

حافظ ابومسلم الکجی (المتوفی ۲۹۲ھ) جب سنن پر اپنی کتاب مکمل کر چکے اور علماء نے اس کو سن لیا تو انہوں نے ان سب کی دعوت کی جن پر ایک ہزار دینار خرچ کئے یہی وجہ ہے کہ ان علماء حدیث کی عزت وتوقیر وقت کے بڑے سے بڑے حاکم بھی کرتے تھے اور صاحب حیثیت و وجاہت تاجر دولت مند بھی ان کی عظمت کا دم بھرتے تھے اور ان کے ارشادات کو احترام سے سنتے تھے عوام پر ان کے اثر کو دیکھ کر خائف بھی رہتے تھے۔

حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی الجماعیلی کی سیرت میں ضیاء مقدسی روایت کرتے ہیں کہ جب حافظ عبدالغنی اصفہان میں نکلتے تھے تو بازار میں لوگ کھڑے ہو کر ان کی عظمت کا تماشہ دیکھتے تھے بڑے دکاندار تاجر اور اہل علم صف بستہ ان راستوں پر کھڑے ہو جاتے تھے جہاں سے ان کا گزر ہوتا تھا۔ ”سیر اعلام النبلاء“ اور ”تذکرۃ الحفاظ“ میں لکھتے ہیں کہ شیخ مقدسی اگر چاہتے تو اصفہان پر قبضہ کر سکتے تھے کیونکہ جب وہ گھر سے نکلتے تو راستے بند ہو جایا کرتے اور وہ لوگ ان سے مصافحہ کرنے اور ملنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔

☆☆......☆......☆☆

چالیس روزہ دینی واصلاحی تربیتی کورس کا آغاز

کراچی... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن لانڈھی میں اسکولز، کالجز کے طلبا کے لئے گرمیوں کی چھٹیوں کو قیمتی بنانے اور دین سے وابستگی پیدا کرنے کی غرض سے ایک تربیتی کورس کا آغاز کیا گیا۔ افتتاحی تقریب سے مولانا قاضی حبیب الرحمٰن استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن نے خطاب کیا اور اس کورس کی اہمیت و افادیت کو اجاگر کیا۔ اہل محلہ نے اس کورس کو خوب سراہا۔ اسکولز و کالجز کے تقریباً سو طلبا نے اس کورس میں داخلہ لیا۔ تمام طلبا نہایت پابندی اور ذوق وشوق سے حصہ لے رہے ہیں۔ کورس کے اختتام پر شریک تمام طلبا کو مجلس کی جانب سے حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

دوسری قسط

مرزا قادیانی کے وجوہِ ارتداد

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

۲:......خدا کی طرف سے مبعوث کئے جانے کا اقرار:

انبیاء کرام علیہم السلام دعویٰ نبوت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا (یعنی بھیجا گیا) ہے۔

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے الہامات اور تحریروں میں سیکڑوں جگہ اعلان کیا ہے کہ اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بعہدۂ نبوت مبعوث کیا گیا ہے۔ یہاں چند حوالے درج کئے جاتے ہیں جن میں یہ اعلان وحی الٰہی کے حوالہ سے کیا گیا ہے۔

۱/۷۔ ”ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔“ (مرزا کا الہام)

”خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول اور اپنا فرستادہ اپنی ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو ہر قسم کے دین پر غالب کرے۔“

(حقیقۃ الوحی ص:۷۱، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۷۴، تذکرہ ص:۳۵،۷۵،۲۳۸، ۲۷۳،۳۵۴، ۳۶۷، ۳۸۷،۴۸۹،۶۰۷،۶۰۹، ۶۱۸ طبع چہارم ربوہ)

۲/۸۔ ”خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ، پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں۔ چنانچہ وہ مکالمات الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہوچکے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے:

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات ج:۳ ص:۴۳۱، ایک غلطی کا ازالہ ص:۲، روحانی خزائن ج:۱۸ ص:۲۰۶، النبوۃ فی الاسلام ص:۲۶۷، [illegible] النبوۃ ص:۲۶۱)

”اور مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔“ (اعجاز احمدی ص:۷، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۱۱۳)

۳/۹۔ ”وان یتخذونک الا ھزوا اھذا الذی بعث اللہ۔“ (مرزا کا الہام)

”اور مجھے انہوں نے ٹھٹھے کی جگہ بنا رکھا ہے۔ وہ ہنسی کی راہ سے کہتے ہیں۔ کیا یہی ہے جس کو خدا نے مبعوث فرمایا۔“

(حقیقۃ الوحی، ص:۸۱، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۸۴، تذکرہ ص:۸۹،۱۸۶،۲۲۰، ۲۷۷،۳۶۲، ۳۶۹، ۳۸۸، ۴۸۷، ۶۳۹، طبع چہارم ربوہ)

۴/۱۰۔ ”وقالوا ان ھذا الا اختلاق الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر یلقی الروح علی من یشاء من عبادہ۔“

اور کہیں گے کہ یہ تو ایک بناوٹ ہے۔ اے معترض کیا تو نہیں جانتا کہ خدا ہر ایک بات پر قادر ہے۔ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی، ص:۹۵، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۹۹، تذکرہ ص:۱۵۸ طبع چہارم ربوہ)

۵/۱۱۔ ”انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔“

”ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے۔ اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔“ (حقیقۃ الوحی ص:۱۰۱، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۰۵، تذکرہ ص:۶۱۰، ۶۱۴، ۶۵۷ طبع چہارم ربوہ)

۶/۱۲۔ لاہوری جماعت کے بانی و امیر اول

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.LAULAK.INFO

جناب محمد علی صاحب مرزا غلام احمد کے نبی کی حیثیت سے مبعوث ہونے کا اعلان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سورۃ الجمعہ میں آیا ہے: ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین وآخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم

ترجمہ:... خدا تو وہ ہے کہ جس نے انہی لوگوں میں یہ رسول مبعوث کیا کہ انہیں اس کی آیات سنائے اور انہیں پاک بنائے اور کتاب وحکمت کی ان کو تعلیم دے گو وہ پہلے عیاں طور پر غلطی میں پڑے ہوئے تھے اور نیز آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی۔ وہ قوم بھی انہی لوگوں کے ہمرنگ ہوگی اور ان میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا جو انہیں خدا کی آیات سنائے گا۔ اور انہیں پاک بنائے گا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دے گا۔ اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔" (ریویو آف ریلیجنز ج:۶ ص:۹۶ مارچ ۱۹۰۷ء)

"آیت کریمہ میں جن لوگوں کے درمیان اس فارسی الاصل نبی کی بعثت لکھی ہے انہیں آخرین کہا گیا ہے اور یہی وہ لفظ ہے جو بخلیہ یا جس کے مترادف الفاظ ان تمام پیشگوئیوں میں لکھے ہوئے ہیں جو مسیح موعود کے نزول کے متعلق ہیں۔" (ایضاً)

ان تمام حوالوں میں بعثت سے مراد بعثت بعہدۂ نبوت ہے، چنانچہ لاہوری جماعت کے امیر اول محمد علی صاحب لکھتے ہیں:

۷/۱۳۔ "گزشتہ بحث میں قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ زمانہ بعثت مصلح آخر الزمان یہی ہے اور "مسیح ومہدی اور شخص فارسی الاصل" وغیرہ سب اسی مصلح کے نام ہیں، اور ٹھیک وقت پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر دعویٰ بھی کر دیا ہے۔" (ریویو آف ریلیجنز ج:۶ نمبر:۳ ص:۷۹ مارچ ۱۹۰۷ء)

۳:... اپنے لئے لفظ نبی کا استعمال:

۱/۱۴۔ "اسی طرح اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت ہے، وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔" (حقیقۃ الوحی ص:۱۴۹، ۱۵۰، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۳، ۱۵۴)

۲/۱۵۔ "غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیا اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص:۳۹۱، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۴۰۶)

۳/۱۶۔ "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۶۸، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۵۰۳)

۴/۱۷۔ "ہمارا مذہب نہیں ہے کہ ایسی نبوت پر مہر لگ گئی ہے، صرف اس نبوت کا دروازہ بند ہے جو احکام وشریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے، لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالیٰ اس کی وحی میں امتی بھی قرار دیتا ہے پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے۔ یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ ص:۱۸۱، روحانی خزائن ج:۲۱ ص:۳۵۲)

۴:... وحی نبوت کا اعلان:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کا بھی برملا اعلان کیا ہے کہ اس پر جو وحی نازل ہوتی ہے وہ وحی

"... پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۴۰۶)

خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ... (روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۳۰۶)

نبوت ہے۔ چنانچہ اپنے رسالہ اربعین میں وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جھوٹا مدعی نبوت ہلاک کیا جاتا ہے۔ اس پر ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱/۱۸۔ ”اس مقام سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے۔ اب اس کے مقابل یہ پیش کرنا کہ اکبر بادشاہ نے نبوت کا دعویٰ کیا یا روشن دین جالندھری نے دعویٰ کیا یا کسی اور شخص نے دعویٰ کیا اور وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ یہ ایک دوسری حماقت ہے جو ظاہر کی جاتی ہے۔ بھلا اگر یہ سچ ہے کہ ان لوگوں نے نبوت کے دعوے کئے اور تیئیس برس تک ہلاک نہ ہوئے۔ تو پہلے ان لوگوں کی خاص تحریر سے ان کا دعویٰ ثابت کرنا چاہئے اور وہ الہام پیش کرنا چاہئے جو الہام انہوں نے خدا کے نام پر لوگوں کو سنایا یعنی یہ کہا کہ ان لفظوں کے ساتھ میرے پر وحی نازل ہوئی ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ اصل لفظ ان کی وحی کے کامل ثبوت کے پیش کرنے چاہئیں کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے۔ جس کی نسبت یہ ضروری ہے کہ بعض کلمات پیش کرکے یہ کہا جائے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ہمارے پر نازل ہوا ہے۔ غرض پہلے تو یہ ثبوت دینا چاہئے کہ کون سا کلام الٰہی اس شخص نے پیش کیا ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ پھر بعد اس کے یہ ثبوت دینا چاہئے کہ جو تیئیس برس تک کلام الٰہی اس پر نازل ہوتا رہا وہ کیا ہے یعنی کل وہ کلام جو کلام الٰہی کے دعوے پر لوگوں کو سنایا گیا ہے، پیش کرنا چاہئے جس سے پتہ لگ سکے کہ تیئیس برس تک متفرق وقتوں میں وہ کلام اس غرض سے پیش کیا گیا تھا کہ وہ خدا کا کلام ہے یا ایک مجموعی کتاب کے طور پر قرآن شریف کی طرح اس دعوے سے شائع کیا گیا تھا کہ یہ خدا کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا ہے۔ جب تک ایسا ثبوت نہ ہو تب تک بے ایمانوں کی طرح قرآن شریف پر حملہ کرنا اور آیت ”لو تقول“ کو ہنسی ٹھٹھے میں اڑانا ان شریر لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں اور صرف زبان سے کلمہ پڑھتے اور باطن میں اسلام سے بھی منکر ہیں۔“ (اربعین ۳_۴ ص۱۱، روحانی خزائن ج۱۷ ص۴۷۷)

”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توراۃ اور انجیل، قرآن کریم پر۔“
(اربعین ج۴ ص۲۵)

مرزائی وحی واجب الایمان:

مرزا قادیانی اپنی وحی کو توریت، انجیل اور قرآن کی طرح مقدس اور یقینی سمجھتا ہے۔ اس پر ایمان لانے کو فرض اور اس میں شک وشبہ کے اظہار کو کفر قرار دیتا ہے۔ بے شمار حوالوں میں سے مندرجہ ذیل چند عبارتیں ملاحظہ فرمائیے:

۱/۱۹۔ ”مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توراۃ اور انجیل، قرآن کریم پر۔“ (اربعین ج۴ ص۲۵)

۲/۲۰۔ ”آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطا ہا ہمیں است ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک وحید

”... وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔“
(روحانی خزائن ج۱۸ ص۲۱۰)

آں یقینے کہ بود عیسیٰ را
بر کلامے کہ شد برو القا
واں یقین کلیم بر تورات
واں یقین ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین“

۱:..... میں جو خدائی وحی سنتا ہوں، خدا کی قسم میں اس کو خطا اور غلطی سے پاک سمجھتا ہوں۔

۲:..... میں اس کو قرآن کی طرح خطا سے منزہ سمجھتا ہوں، یہی میرا ایمان ہے۔

۳:..... خدا کی قسم! یہ کلام مجید خدائے واحد کے منہ سے نکلا ہوا ہے۔

۴:..... جو یقین کہ عیسیٰ کو اپنے اوپر نازل شدہ کلام پر تھا۔

۵:..... اور جو یقین موسیٰ کو تورات پر تھا اور جو یقین محمد عربی کو قرآن پر تھا۔

۶:..... لیکن ان میں سے کسی سے کم نہیں ہوں، جو غلط اور جھوٹ کہے وہ ملعون ہے۔ (درثمین ص۱۷۲، نزول المسیح ص۹۹، روحانی خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

۳/۲۱۔ ”اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔ جس کی

سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے۔ اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہوکر یہ قسم کھاسکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص:۸، روحانی خزائن ج:۱۸ ص:۲۱۰، ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام، ص:۳۱۰، حقیقۃ النبوۃ ص:۲۴۶، مجموعہ اشتہارات ج:۳ ص:۴۳۵)

مرزا قادیانی کی وحی کی جو صفات ہم نے اوپر کے عنوانات کے تحت باحوالہ ذکر کی ہیں، ان کو دیکھنے کے بعد کسی دانش مند کو ایک لمحہ کے لئے بھی اس میں شک و شبہ نہیں رہ جاتا کہ مرزا قادیانی وحی نبوت، وحی شریعت اور وحی معصوم کا مدعی ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری سمجھتا ہے۔ انصاف کیجئے کہ اس کے باوجود یہ کہنا کہ مرزا نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا، کہاں تک قرین عقل ہے:

۲۲/۴۔ "یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا یقینی اور قطعی ہے اور جیسا کہ آفتاب اور اس کی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کرسکتا کہ یہ آفتاب اور یہ اس کی روشنی ہے۔ ایسا ہی اس کلام میں بھی شک نہیں کرسکتا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے۔ اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔ یہ تو ممکن ہے کہ کلام الٰہی کے معنی کرنے میں بعض مواقع میں ایک وقت تک مجھ سے خطا ہو جائے مگر یہ ممکن نہیں کہ میں شک کروں کہ وہ خدا کا کلام نہیں۔" (تجلیات الٰہیہ ص:۲۰ طبع ربوہ، روحانی خزائن ج:۲۰ ص:۴۱۲)

۲۳/۵۔ "میں خدا تعالیٰ کی تیئس برس کی متواتر وحی کو کیونکر رد کرسکتا ہوں۔ میں اس کی پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہوچکی ہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۰، روحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۴)

۲۴/۶۔ "مرزا خلیفۃ اللہ ہے اس پر ایمان ضروری ہے اور ان پر اعتراض کرنا موجب سلب ایمان ہے۔"
(مجلس ملفوظات ج:۷ ص:۳۲۹)

نزول وحی کی کیفیت:

نزول وحی کے وقت انبیاء علیہم السلام پر ایک خاص کیفیت طاری ہوا کرتی ہے۔ مرزائی صاحبان مرزا صاحب کی وحی میں اس خاص کیفیت وحی کے بھی مدعی ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب پر نزول وحی کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے جماعت لاہور کے بانی و قائد اول مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:

۲۵/۱۔ "اس میں کچھ شک نہیں کہ پریچولسٹ تکلف سے اپنے اندر وہ ربودگی کی حالت پیدا کرنا چاہتے ہیں جو نبی پر نزول وحی کے وقت منجانب اللہ طاری ہوجاتی ہے۔ خدا کے فضلوں میں سے جو سلسلہ میں شامل ہونے سے ہم لوگوں کو حاصل ہوئے ہیں، ایک یہ بڑا فضل ہے کہ آج ایسے امور کے لکھنے کے لئے ہمیں انکلوں سے کام نہیں لینا پڑتا بلکہ ان حالات کو ہم بچشم خود حضرت مسیح موعود کی ذات میں مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کوئی شخص جب اس سلسلے میں شامل نہیں، وہ دعویٰ سے اس مضمون پر قلم نہیں اٹھا سکتا کیونکہ وہ خود اس بات سے بے خبر ہے کہ نزول وحی کس طرح ہوتا ہے جاننا چاہئے کہ نزول وحی کے وقت عموماً انبیاءؑ پر ایک حالت ربودگی کی طاری ہوجاتی ہے اگرچہ بعض وقت عین بیداری میں بھی نزول وحی یا مکاشفہ ہوجاتا ہے۔ اس ربودگی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ کا کلام پاک دوسرے عالم سے آتا ہے اس لئے جب تک اس طرف سے انقطاع کلی کرکے دوسرے عالم میں انسان اپنے آپ کو نہ پائے۔ اس وقت تک وہ دوسرے عالم کی حالت کو مشاہدہ بھی نہیں کرپاسکتا مگر یہ ربودگی کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ وہ معمولی اسباب میں سے کسی سبب کی طرف منسوب نہیں کی جاسکتی۔ بلکہ یکایک ہی یہ حالت آتی ہے اور جب نزول وحی ہوچکتا ہے تو پھر خود ہی وہ حالت جاتی رہتی ہے۔" (مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کا مضمون، بعنوان اسلام پریچرلزم اور مخفی سوسائٹی مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ج:۴ ص:۱۳۳، اپریل ۱۹۰۶ء)

اس چشم دید شہادت سے معلوم ہوا کہ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کے نزدیک مرزا صاحب پر بھی ایسی کیفیت سے وحی نازل ہوتی تھی جس طرح پہلے انبیاء کرام پر۔

(جاری ہے)

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.LAULAK.INFO

Hameed®
Bros
Jewellers

HB®
TRUSTABLE MARK

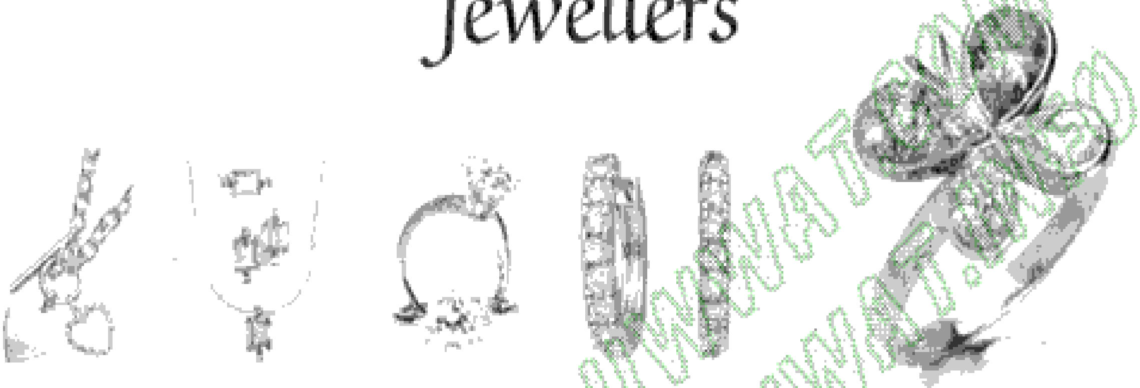

3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone: 5675454, 5215551 Fax: (092 21) - 5671503

ڈیلر

مون لائٹ کارپٹ
نور کارپٹ
ثمر کارپٹ
ویلنس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

پتہ

این آر ایونیو، حیدری پوسٹ آفس بلاک ''جی'' برکات حیدری ناظم آباد

فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail: jabbarcarpet@cyber.net.pk

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.LAULAK.INFO

خبریں برایک نظر

اندرون سندھ مختلف شہروں کی مساجد میں
اصلاحی بیانات اورنئی رکنیت سازی

نواب شاہ (رپورٹ: مولانا محمد فیاض مدنی)
۲۳/مئی سے ۱۱/ جون ۲۰۰۹ء تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع خیرپور میرس، ضلع نوابشاہ اور ضلع نوشہرو فیروز کے نئے مبلغ مولانا تجمل حسین اور راقم الحروف نے مختلف علاقوں کے تبلیغی دورے کئے اور نئی جماعتیں تشکیل دیں۔ ۲۴/مئی کو کنڈیارو کی جامع مسجد میں سیرت النبی کانفرنس سے راقم نے بیان کیا۔ ۲۵/مئی کو بعد نماز عصر راقم نے جامع مسجد میں درس دیا اور رکنیت سازی کی اور مولانا تجمل حسین نے مکی مسجد، مدینہ مسجد اور کچہری والی مسجد میں عقیدۂ ختم نبوت پر بیان کیا اور رکنیت سازی کی، کنڈیارو میں جو نئی جماعت تشکیل دی گئی ان کے نام یہ ہیں: امیر: مولانا مجیب الرحمٰن، ناظم: مولانا عبداللہ، ناظم تبلیغ: مولانا عبدالقیوم جوگی، ناظم نشرواشاعت: محمد عطاء اللہ، خازن: خادم حسین، مرکزی نمائندہ مولانا محمد عبداللہ کو منتخب کیا گیا، راقم کی نگرانی میں یہ انتخابات ہوئے۔

نوشہرو فیروز: ۲۶/ مئی سے ۲۸ مئی تک
نوشہرو فیروز کی مختلف مساجد میں درس بھی ہوئے اور ساتھ ساتھ رکنیت سازی بھی ہوئی، جن مساجد میں درس ہوئے وہ یہ ہیں: فردوس مسجد مین بازار والی، فاروق مسجد، پیروں والی مسجد، مدینہ مسجد واپڈا کالونی، نور مسجد، عائشہ مسجد، صدیقیہ مسجد، ان مساجد میں راقم اور مولانا تجمل حسین کے بیانات ہوئے۔ نوشہرو فیروز میں جو نئی جماعت تشکیل دی گئی ان رفقاء کے نام یہ ہیں: امیر: انور دین، ناظم: قاری خالد سونگی، ناظم تبلیغ: مولانا عبدالماجد، ناظم نشرواشاعت: محمد افضل، خازن: قاری جان محمد سونگی، مرکزی نمائندہ قاری خالد سونگی کو چنا گیا۔

مورو: ۲۹/مئی سے ۳۱/مئی تک مورو کی مختلف مساجد میں بھی اسی طرح راقم اور مولانا تجمل حسین کے درس ہوئے اور رکنیت سازی بھی ہوئی۔ مندرجہ ذیل مساجد میں درس ہوئے: خضری مسجد، کورائی والی مسجد، مدینہ مسجد، فاروق اعظم مسجد، جامع مسجد، مدرسہ والی، مورو میں جو نئی جماعت تشکیل دی گئی، ان رفقاء کے نام یہ ہیں: امیر: قاری عبیداللہ کورائی، ناظم: محمد یونس، ناظم تبلیغ: مولانا محمد اسماعیل، ناظم نشرواشاعت: غلام حیدر بھیّن، خازن: مولانا احمداللہ، مرکزی نمائندہ قاری عبیداللہ کورائی کو منتخب کیا گیا۔

نواب شاہ: یکم جون سے ۵/ جون ۲۰۰۹ء تک نواب شاہ شہر کی مختلف مساجد میں راقم الحروف اور مولانا تجمل حسین کے بیانات ہوئے اور رکنیت سازی بھی کی گئی، جامع مسجد کبیر نزد ریلوے اسٹیشن، نور مسجد قبرستان والی، بلال مسجد فیملی کوارٹر، کوثر مسجد لیاقت آباد، مدینہ مسجد منو آباد، باب رحمت مسجد منو آباد، قبا مسجد منو آباد، باب الریان مسجد غلام رسول شاہ کالونی، غفوریہ مسجد غریب آباد، صغیر مسجد فیملی کوارٹر اقصیٰ مسجد منو آباد، اللہ والی مسجد فوجی کالونی، مکی مسجد مریم روڈ، محمدی مسجد سید آباد، ان مساجد میں درس ہوئے۔ نوابشاہ میں جو نئی جماعت تشکیل دی گئی اس کی تفصیل یہ ہے: امیر: مولانا قاری محمد انیس، ناظم: قاری محمد امجد مدنی، ناظم تبلیغ: قاری عبداللہ فیض، ناظم نشرواشاعت: عزیز احمد حیدری، خازن: قاری محمد تصور، مرکزی نمائندے یہ ہیں: مولانا قاری محمد انیس، مولانا قاری محمد امجد مدنی، مولانا ارشد مدنی، قاری محمد تصور، مولانا عبدالرشید سعدی۔

بھریا روڈ: ۶/ جون سے ۸/ جون تک بھریا روڈ کی مختلف مساجد میں بیانات کئے اور رکنیت سازی کی جن مساجد میں بیانات ہوئے ان کے نام یہ ہیں۔ جامع مسجد مدرسہ انوار القرآن والحدیث جامع مسجد صدیقیہ، جامع مسجد مری، مدنی مسجد بروہی والی، جامع مسجد غفرانیہ، پرانی جامع مسجد مکی۔ بھریا روڈ میں جو نئی جماعت تشکیل دی گئی ان کے نام یہ ہیں: امیر: مولانا حفیظ الرحمٰن کیریہ، ناظم: مولانا عبداللطیف، ناظم تبلیغ: مولانا عبدالہادی سونگی، ناظم نشرواشاعت: محمد اشرف چوہان، خازن: ماسٹر بہادر کیریہ، مرکزی نمائندہ ماسٹر بہادر کیریہ، محمد اشرف چوہان کو منتخب کیا گیا۔

سو سال سے آپ کی بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

تحفظ ختم نبوت متاثرین کی بھرپور خدمت کرے گی: مولانا سمیع اللہ

ہائی اسکول ناکہ پورہ میں ۱۱۳- افراد کو نقد رقم ادا کر دی گئی مجلس کے دیگر رہنما بھی موجود تھے

پشاور (آج نیوز) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے گورنمنٹ ہائی اسکول ناکہ پورہ پشاور میں مقیم ۱۱۳- متاثرین میں نقد رقوم بطور امداد تقسیم کی گئیں۔ یہ رقوم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرحد مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی کی زیر سرپرستی مولانا سمیع اللہ جان فاروقی نے خود اسکول جاکر تقسیم کیں۔ اس موقع پر مولانا شفیق الرحمن مجلس کے خادم چاچا عنایت، ناظم برائے ٹاؤن ون حکیم تاج محمد اور قاری شہادت بھی موجود تھے۔ قاری سمیع اللہ جان نے متاثرین سے مختصر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اکابرین نے پیغام دیا ہے کہ آزمائش کی اس گھڑی میں ہمیں صبر کا دامن تھامنا چاہئے، متاثرین کی خدمت کرنا احسان نہیں، مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آئندہ بھی متاثرین کی خدمت کا سلسلہ جاری رکھے گی اور اس سلسلے میں ہر قربانی دی جائے گی۔

(۱۷/ جون ۲۰۰۹ء، روزنامہ آج، پشاور)

محراب پور: ۹/ جون تا ۱۱/ جون تک محراب پور کی مختلف مساجد میں راقم اور مولانا تجمل حسین نے پروگرام کئے اور رکنیت سازی بھی کی جن مساجد میں بیانات ہوئے ان کے نام یہ ہیں: جامع مسجد ریلوے اسٹیشن اکی مسجد بازار والی، مدینہ مسجد عمر فاروق کلاتھ مارکیٹ، غوثیہ مسجد، خضری مسجد، منڈی والی مسجد، پرانی جامع مسجد، مدرسہ جامعہ مدینۃ العلوم والی مسجد میں بیانات ہوئے اور محراب پور کی جونئی جماعت تشکیل دی گئی وہ مدرسہ جامعہ محمدیہ میں قاری اسلام الدین ارائیں کی زیر سرپرستی اور راقم کی نگرانی میں دی گئی، نئی جماعت کے نام یہ ہیں: امیر: قاری اسلام الدین ارائیں، ناظم: مولانا عبدالصمد، ناظم تبلیغ: مفتی شاہد، ناظم نشرواشاعت: مولانا محمد عارف، خازن: قاری عبدالرحمن، مرکزی نمائندگان: مفتی شاہد، مولانا عبدالصمد، قاری تاج محمد ملک کو منتخب کیا گیا۔

خیر پور میرس: خیر پور میرس کی نئی جماعت جو تشکیل دی گئی ہے وہ یہ ہے: امیر: مولانا میر محمد میرک، ناظم: مفتی محمد اصغر، ناظم تبلیغ: مولانا عبدالحفیظ، ناظم نشرواشاعت: مولانا اسد شیخ، خازن: مولانا عبدالماجد، مرکزی نمائندہ: مولانا محمد اسد شیخ کو منتخب کیا گیا۔

ختم نبوت کوئز پروگرام شاہ لطیف ٹاؤن

کراچی (رپورٹ: مولانا محمد اسحاق) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن سیکٹر ۱۷-بی میں ختم نبوت کوئز پروگرام منعقد ہوا۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ دنوں جامع مسجد اقصیٰ میں عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ مرزائیت کے حوالے سے ختم نبوت کوئز پروگرام منعقد ہوا، جس میں مختلف اسکولز اور مدارس کے طلباء کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی، پروگرام میں شریک ہونے والوں میں ایم اے ایجوکیشنز اسکول، عزیز حبہ پبلک اسکول، جنید سیکنڈری اسکول، ٹی جے پبلک اسکول، علامہ اقبال پبلک اسکول، الحرا پبلک اسکول، جامعہ خیر الصالحین و مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ کے بچوں نے بھرپور حصہ لیا۔ قیمتی انعامات جیتنے والوں میں جامعہ خیر الصالحین فیچر کالونی کے طلبا سرفہرست رہے۔ اہل علاقہ و اسکول کے منتظمین نے ختم نبوت کوئز پروگرام کو خوب سراہا اور آئندہ اس میں بھرپور حصہ لینے کا عزم کیا اور فتنہ قادیانیت کے خلاف کام کرنے کا پختہ عزم کیا۔ مہمانان گرامی میں مولانا عبدالماجد، مولانا نظام الدین، قاری احسان اللہ، مولانا قاضی احسان احمد، جناب ظفر، جناب ابرار، جناب مشوانی اور جناب دانشمند نے شرکت کی، اسی طرح حلقہ گلشن حدید سے محمد رفیق، عدنان شیخ اور دیگر رفقاء نے شرکت کی اور اپنے علاقے میں جلد پروگرام منعقد کرنے کا عزم کیا۔ اسکول کے اساتذہ کرام میں جناب وقار، جناب کاشف، جناب عبدالکلیل، قاری اسعد و دیگر شریک ہوئے۔ پروگرام مولانا عبداللہ حیدری کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ منتظمین پروگرام طارق شیخ، حافظ اقبال، محمد ایاز، سید انوار الحسن، سید فیصل شاہ، عارف خان تھے۔

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے رہنما، بزرگ عالم دین حضرت مولانا گل محمد خالد صاحب مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ وہ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ساتھ کئی ماہ سکھر سینٹرل جیل میں پابند سلاسل رہے، اس حلقے میں تحریک ۱۹۵۳ء کے وہ آخری جانباز تھے۔ تحریک سے وابستہ کئی ایمان افروز واقعات ان کے زبان مبارک سے اکثر سنے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائیں۔ ان کی خدمات تحفظ ختم نبوت کے صدقے ان کے درجات بلند فرماکر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قارئین سے بھی دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

تبلیغی مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ کے طلبا کرام نے بھرپور خدمت کی۔ رب کریم جملہ احباب کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے شرکائے پروگرام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

بلوچستان کے مختلف شہروں میں مجلس کے نئے عہدیداران کا انتخاب

بلوچستان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ بلوچستان کے مبلغ مولانا محمد یوسف نقشبندی نے صوبہ بلوچستان کے مختلف شہروں: دالبندین، نوشکی، خاران اور قلات کا ایک ہفتے کا دورہ کیا۔ دالبندین میں مولانا محمد یوسف، مولانا عبدالشکور، حافظ حسین احمد سے ملاقات کی۔ جامع مسجد خاران، جامع مسجد نوشکی میں خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد یوسف نقشبندی نے کہا کہ مسلمانوں کے مصائب ومسائل کی وجہ قرآن وسنت سے انحراف ہے۔ پاکستان بنانے کا مقصد تا حال شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکا۔ ملک میں بدامنی اور فتنہ وفساد پھیلانے میں قادیانیوں کے مکروہ عزائم بھی کارفرما ہیں، جس کے باعث ملک پاکستان کی سالمیت اور استحکام کو خدشہ لاحق ہوگیا ہے۔ مولانا نقشبندی نے مختلف مقامی جماعتوں کی تشکیل کی۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ڈیرہ مراد جمالی: امیر: مولانا حضور بخش لانگو، ناظم: حاجی محمد اسماعیل مینگلزئی، ناظم تبلیغ: حافظ گل حسن، ناظم نشرواشاعت: گل حسن گجر، خازن: حافظ بشیر احمد لانگو، مرکزی نمائندہ: مولانا امیر بخش گجر۔

دالبندین: امیر: مولانا عبدالشکور، ناظم: مولانا محمد اکرم، ناظم تبلیغ: مولانا سعید احمد، ناظم نشرواشاعت: مولانا عبدالرشید، خازن: مولانا خدائے نظر، مرکزی نمائندہ: مولانا عبدالشکور۔

خاران: امیر: مولانا حماد اللہ، ناظم: مولانا جمال عبدالناصر، ناظم تبلیغ: مولانا غلام سرور، ناظم نشرواشاعت: حافظ حسین احمد، خازن: حاجی اللہ بخش، مرکزی نمائندہ: مولانا حماداللہ۔

قلات: امیر: حافظ محمد عثمان، ناظم: سید عبداللطیف شاہ، ناظم تبلیغ: مولانا عبدالرحمن رحمانی، ناظم نشرواشاعت: مجیب الرحمن، خازن: حاجی بیگ محمد، مرکزی نمائندہ: مولانا سید عبداللطیف۔

مچھ: امیر: مولانا محمد عارف، ناظم: مولانا محمد صدیق، ناظم تبلیغ: مولانا محمد یوسف، ناظم نشرواشاعت: عبدالمجید، خازن: مولانا عبدالصمد، مرکزی نمائندہ: مولانا محمد حسن۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کا انتخابی اجلاس

پنوعاقل (رپورٹ: حافظ محمد ایاز شیخ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کا انتخابی اجلاس سکھر کے مبلغ حضرت مولانا محمد حسین ناصر کے زیر نگرانی منعقد ہوا، جس میں مجلس کے سینکڑوں کارکنوں نے شرکت کی۔ حاضرین اجلاس کے اتفاق رائے سے آئندہ تین سال کے لئے مولانا قاری خلیل الرحمن انڈھڑ کو امیر، قاری عبدالقادر چاچڑ ناظم، مولانا اظہر حسینی ناظم تبلیغ، عبدالغفار اسعدی خازن، قاری حماد اللہ عبیدی ناظم نشرواشاعت منتخب کئے گئے۔ آخر میں نومنتخب امیر مولانا قاری خلیل الرحمن انڈھڑ نے حاضرین سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کے کام کے لئے اصل انتخاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے، اس لئے ہمیں اس سعادت کی قدر کرتے ہوئے اخلاص اور لگن کے ساتھ اپنی تمام تر صلاحیتیں تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کردینی چاہئیں۔

توہین رسالت کرنے والے ہندو ڈاکٹر کے خلاف احتجاجی ریلی

پنوعاقل (نامہ نگار) سکھر کے ہندو ڈاکٹر پون کمار ملعون کی طرف سے توہین رسالت کرنے کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور شبان ختم نبوت پنو

مولانا فضل احمد کا سانحہ ارتحال

اوکاڑہ (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں بزرگ عالم دین، یادگار اسلاف حضرت مولانا فضل احمد انتقال کرگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرتؒ نے دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی۔ آپ کا شمار عظیم محدثین، محققین میں ہوتا تھا، نہایت ہی سادہ مزاج، متقی اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کو دوبارہ عروج تک پہنچانے میں اس مرد درویش کا کردار بھی قابل تعریف ہے۔ آپ کا انتقال اپنے آبائی گاؤں چک نمبر ۳۸ شوگر ملز اوکاڑہ میں ہوا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے اوکاڑہ کے مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد قافلے کے ہمراہ جنازہ میں شریک ہوئے اور لواحقین سے تعزیت کی۔ حضرت مولانا مفتی عطاء اللہ صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ جنازہ میں ہزاروں کی تعداد میں طلبا، علما، صلحا امت نے شرکت کی۔ حضرتؒ کے انتقال سے دنیا ایک عظیم روحانی راہنما سے محروم ہوگئی۔ اللہ رب العزت انہیں جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اوکاڑہ کے علماء مولانا غلام محمد انور، مولانا عبداللہ، مولانا قاری الیاس، مولانا مفتی رشید احمد، مولانا بشیر احمد شاد چشتیاں، مولانا عبدالرحمن ضیاء کمالیہ، مفتی محمد عثمان چیچہ وطنی، مولانا محمد طیب حنفی کے علاوہ جامعہ رشیدیہ کے اساتذہ کرام کے تعزیتی جلسہ میں بیانات بھی ہوئے۔

عاقل کے زیر اہتمام تاریخی احتجاجی ریلی نکالی گئی، جس کی قیادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پنوعاقل کے امیر مولانا قاری خلیل الرحمٰن انڈھڑ، قاری عبدالقادر چاچڑ، غلام شبیر شیخ، حافظ عبدالغفار اسعدی، قاری امان اللہ شیخ ودیگر مقامی علماء کرام کررہے تھے۔ ریلی جامع مسجد سے شروع ہوکر مختلف شاہراہوں سے ہوتے ہوئے مرکزی عیدگاہ چوک پر احتجاجی جلسے اور دھرنے کی صورت اختیار کرگئی، جس میں ہزاروں غیور مسلمان شریک تھے۔ شرکا نے حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ ملعون گستاخ ڈاکٹر کو ۲۹۵-سی کے تحت گرفتار کرکے مقدمہ چلایا جائے اور اسے کیفر کردار تک پہنچا کر نشان عبرت بنایا جائے۔

متاثرین کی امداد کے لئے مجلس کراچی کے وفد کی مردان اور پشاور آمد

پشاور (نمائندہ خصوصی) گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا نمائندہ وفد، سوات اور مالاکنڈ کے متاثرین کی امداد کے لئے پشاور پہنچا۔ وفد میں مولانا قاضی احسان احمد، جناب محمد انور رانا بھی شامل تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سرحد کے امیر مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی سے متاثرین کی امداد کے سلسلہ میں ملاقات کی اور نقد رقم متاثرین میں تقسیم کی۔ چاچا عنایت، نظام اللہ جان اور مولانا محمد شاہد مردانی نے وفد کا شکریہ ادا کیا۔ دریں اثناء متاثرین کی امداد کے لئے یہ وفد مولانا محمد شاہد مردانی، سلمان خان کی معیت میں مردان کے قرب و جوار کے دیہاتوں میں مقیم متاثرین سے ملا اوران کی مالی اعانت کی۔ اپنے احباب سے امداد جمع کرکے متاثرین تک پہنچانے کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ سوات کے مولانا عنایت الرحمٰن نے کراچی کے وفد کو سوات اور مالاکنڈ کی اندوہناک اور دلخراش داستان رنج والم سنائی جس سے وفد کے ارکان بہت متاثر ہوئے اور متاثرین کی خدمت کرنے کا عزم کیا۔ مردان اور پشاور میں وفد کا قیام تقریباً چار دن رہا۔

چوک ختم نبوت کی یادگار تقریب

مانسہرہ (حافظ محمد طارق نعمان گڑنگی) سر زمین مانسہرہ غیرت مند اور جرأت مند لوگوں کی زمین ہے اس میں مجاہد اسلام مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا قاضی عبدالحق، مولانا قاضی محمد عبداللہ خالد، مولانا عبدالحیٰ، مولانا قاری محمد افضل، مولانا محمد ابراہیم کھٹالہ، مولانا عبدالحمید سواتی، مولانا محمد سرفراز خان صفدر، مولانا قاضی بوستان کھٹالہ، جیسے لوگ پیدا ہوئے۔ علاقہ میں قیادت و سیادت سب سے زیادہ سردار محمد یوسف ناظم ضلع مانسہرہ نے کی۔ سردار صاحب خادم اسلام اور عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مولانا دوست محمد صاحب نے ایک قرارداد پیش کی تو ناظم مانسہرہ نے ضلع کونسل اور تحصیل کونسل سے متفقہ قرارداد پاس کرواکر مین چوک کا نام ''ختم نبوت چوک'' رکھا۔ چوک کی افتتاحی تقریب ہوئی، جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما اور بزرگ عالم دین، ولی کامل ولی ابن ولی مولانا میاں عبدالرحمٰن کھٹالہ گوجر نے دعا کرائی اور ان کے مبارک دعائی کلمات سے افتتاح ہوا، ضلع ناظم مانسہرہ کو تمام قائدین نے خراج عقیدت پیش کیا۔ جس میں مولانا میاں عنایت الرحمٰن، مولانا محمد ادریس ولی، جماعت اسلامی کے راہنما محمد یونس خٹک، مولانا عمر فاروق سعیدی، صدام حسین نوشاہی گوجر، عبدالروف رونی، مولانا سیّد شاہ عبدالعزیز، شہزادہ گشتاسپ خان سابق اپوزیشن لیڈر سرحد اسمبلی، مولانا عبدالعزیز شاہ مولانا دوست محمد مولانا مفتی وقارالحق عثمان، مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی، آخر میں سردار محمد یوسف ضلع ناظم مانسہرہ نے اپنے یادگار خطاب میں کہا کہ ہم سب سے پہلے مسلمان ہیں اور پھر کچھ ہم اللہ کے بندے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں، اس غلامی پر ہمیں فخر ہے، ہمارے بزرگوں نے مسئلہ ختم نبوت کے لئے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا عبدالحکیم، مولانا عبدالحق، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا مفتی محمودؒ، پروفیسر غفور احمد کا کردار بھی قومی اسمبلی میں مثالی رہا، جناب ذوالفقار علی بھٹو کی یہ بہت بڑی نیکی ہے، جو یادگار رہے گی۔ مجھے اللہ نے یہ اعزاز دیا ہے کہ قومی اسمبلی میں گستاخ رسول کی سزا کا بل میں نے پیش کیا اور متفقہ طور پر منظور ہوا جس میں غیر مسلموں نے بھی حمایت کی تھی، سود کے خلاف اسمبلی میں قراردیں پیش کی، اس پر بھی سب کا اتفاق ہوا، ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہم سب کچھ قربان کرسکتے ہیں، میں اس اجتماع میں شرکت کرنے والے سب حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آخر میں یہ بات بھی کی کہ اس پاک نام کے سامنے جو ادھر ادھر فوٹو وغیرہ چسپاں ہیں، خود اتار دیں کیونکہ یہ شانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہیں، اب اردگرد کا ماحول صاف رکھا جائے اور اس کے اطراف کوئی نامناسب رات نہ ہو، چوک ختم نبوت کی برکات سارے ملک میں ہوں گی۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.LAOLAK.INFO

بمقام **جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر**

فرما گئے یہ ہادی ؐ لا نبیَّ بعدی

سالانہ

ردِّ قادیانیت و عیسائیت کورس

زیر سرپرستی

مخدوم المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** دامت برکاتہم

(نائب امیر مرکزیہ)

بتاریخ یکم تا ۲۰ شعبان ۱۴۳۰ھ

بمطابق 25 جولائی تا 13 اگست 2009

نامور علماء، مناظرین و ماہرین فن لیکچر دیں گے۔ انشاء اللہ

- کورس میں شرکت کے لئے کم از کم، درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔
- شرکاء کورس کو کاغذ، قلم، خوراک، وظیفہ اور کتب ردِّ قادیانیت کا سیٹ دیا جائے گا۔
- کورس کے امتحان میں کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی اور اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی۔
- رہائش اور خوراک کا اعلیٰ انتظام ہوتا ہے۔
- کورس میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی سند کی فوٹو کاپی لف ہو۔
- اپنی ضرورت اور موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4514122

زیر اہتمام **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ**

فون: 047-6212611